عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ
اگست ۲۰۰۱ء

شمارہ ۵ جلد ۳۸/۵

جنابِ صدرِ مملکت! اسلام اور پاکستان پر رحم کیجئے
پاکستان پر قادیانی عذاب مسلط نہ کیجئے

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ

قادیانیت ایک فتنہ ۔ دعوتِ غور و فکر

قادیانیوں پر چندوں کا بوجھ

این جی اوز کی سرگرمیاں اور علماء کرام کا کردار
خطاب: حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ

مسئلہ تقلید، اجماع اور قیاس سے متعلق ایک استفتاء اور اس کا جواب

کلمہ شہادت اور قادیانی تحفہ، قادیانیوں کا کلمہ طیبہ پڑھنے پر سزا کا غلط پروپیگنڈہ

آہ! مولانا عبدالستار خان نیازی

بانی، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 5 جلد نمبر 5/38

قیمت فی شمارہ ———— 10

سالانہ ———— 100

بیرون ملک 1000 روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

[illegible]

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

[illegible]

صاحبزادہ طارق محمود

[illegible]

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

[illegible]

رانا محمد طفیل جاوید

[illegible]

قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ
- حضرت مولانا عبد الرحمن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی جمیل خاں	مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذیر عثمانی	مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا محمد اسحاق ساقی	

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

ناشر، صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت، جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!		
جناب صدر مملکت اسلام اور پاکستان پر رحم کیجئے	اداریہ	3
مواعظ		
خطاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	6
خطاب حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ	ڈاکٹر محمد امجد	15
مقالات و مضامین		
حاصل مطالعہ	حضرت مولانا اللہ وسایا	23
قابل تعجب ایمان	مولانا محمد علی صدیقی	27
نصاب سے اسلامیات کا اخراج	سید احمد حسین زید	29
رد قادیانیت		
قادیانیت ایک فتنہ	ادارہ	32
قادیانیوں پر چندوں کا بوجھ	پروفیسر منور احمد ملک	35
دارالافتاء ختم نبوت		
کلمہ شہادت اور قادیانی	ادارہ	38
متفرقات		
ایک استفتاء اور اس کا جواب	امام الحرمین شریفین محمد عبداللہ	43
مکتوبات اکابر	ادارہ	51
آہ! مولانا عبدالستار خان نیازیؒ	صاحبزادہ طارق محمود	53
قافلہ آخرت	ادارہ	56
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	57
تبصرہ کتب	ادارہ	62
ورغلانے کا چکر	حاجی اشتیاق احمد	64

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

جناب صدر مملکت! اسلام اور مسلمانوں پر رحم کیجئے

پاکستان پر قادیانی عذاب مسلط نہ کیجئے!!!

جناب جنرل پرویز مشرف کے صدر مملکت پاکستان کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سینٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) میں جو پہلی تبدیلی لائی گئی ہے اس میں سی بی آر کے پہلے چیئرمین ریاض نقوی صاحب کو ہٹا کر ان کی جگہ ریاض ملک قادیانی کو چیئرمین بنادیا گیا ہے۔

ریاض ملک مبینہ طور پر سکہ بند' جنونی قادیانی ہے۔ وہ حکومت وملک کا وفادار ہونے کی بجائے قادیانی مفادات کا علمبردار ہے۔ اس کا والد عبدالحئی ملک اور والدہ دونوں قادیانی تھے۔ اس کی پہلی بیوی سکہ بند قادیانی تھی۔ کراچی کے ہفت روزہ "تکبیر" 5 جولائی 2001ء کی رپورٹ کے مطابق سی بی آر میں پہلے سے قادیانی افسروں کی ایک ڈار کی ڈار براجمان ہے۔ ایڈیشنل کلکٹر ایکسپورٹ ظہیر الدین ڈار قادیانی ہے۔ لاہور سی بی آر میں ڈاکٹر سعید قادیانی تھے۔ جو بعد میں فیصل آباد میں ایڈیشنل کلکٹر بنے جن کے ہاتھوں تشدد سے مسلمان تاجر قتل ہوگیا تھا۔ اسے سزا دینے یا معطل کرنے کی بجائے ڈرائی پورٹ کی پرائز پوسٹنگ پر بھیج دیا گیا۔ زاہد محمود چیف ایکسپورٹ قادیانی افسر تھا۔ کوئٹہ وپشاور میں تعیناتی کے دوران اسمگلنگ میں ملوث تھا۔ اسے ریاض ملک قادیانی نے امریکہ بھجوادیا۔ سی بی آر میں ایڈیشنل کلکٹر محمد یحییٰ قادیانی ہے۔ جو آج کل پورٹ قاسم کراچی میں تعینات ہے۔ ڈاکٹر منظور قادیانی جو مانسہرہ کا رہنے والا ہے یہ بھی سی بی آر کا ممبر ہے۔ اسعد عارف ڈاکٹر منظور قادیانی کا سالا ہے۔ یہ پورٹ قاسم اتھارٹی کا چیئرمین ہے۔

ان سب امور کے باوجود اب ریاض ملک قادیانی کو سی بی آر کا چیئرمین بنانا پورے محکمہ کو قادیانی نرغے میں دینے کے مترادف ہے۔ یہاں پر قادیانی لابی ناٹک رچائے گی۔ قادیانی تاجروں کی من مانی ہوگی۔ قادیانی تاجر ملک بھر کے مسلمان تاجروں کو بلیک میل کر کے سی بی آر سے جان چھڑوانے کے لئے قادیانی بننے پر مجبور کریں گے۔ جو

مسلمان تاجر جھانسہ میں نہیں آئیں گے وہ پھنسا دیئے جائیں گے۔ ملک بھر میں افراتفری ہوگی اور ہڑتالیں ہوں گی۔ لاائنڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگا اور ملک عزیز اور حکومت کو ایک نئے بحران میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ قادیانی ریاض ملک چیئرمین سی بی آر کو وزیر خزانہ شوکت عزیز کی آشیرباد حاصل ہے۔ وہ ان کے ناک کا بال ہیں۔ وزیر باتدبیر کے قادیانیوں سے رابطے اور قادیانی افسروں کی نازبرداری کی پہلے سے صدا بلند ہوتی رہی۔ جب سی بی آر سے ایک ہزار کرپٹ افسران کو نکالنے کی فہرست بنی تو اس میں جتنے کرپٹ قادیانی افسران تھے ان سب کو فہرست سے خارج کر کے مسلمان افسروں کو شامل کر دیا گیا۔ ان کے مستقبل پر قادیانی تلوار چلادی گئی۔

جناب صدر مملکت! آخر یہ کیا ہورہا ہے؟۔ چن چن کر تمام بے دینوں کو آگے لایا جارہا ہے اور ملک کو قادیانی گروہ کے پاس گروی رکھا جارہا ہے۔ ایک اسلامی ملک دستوری طور پر جس کا مذہب اسلام ہے ایسے ملک میں مذہب کے دشمنوں کو نوازنا اور کلیدی عہدوں پر براجمان کرنا کیا یہ دستور سے انحراف نہیں؟۔ ریاض ملک جنونی قادیانی' قادیانیت نوازی کے جنون میں چن چن کر قادیانیوں کو آگے لائے گا۔ مسلمان افسروں کو اپنے ناک کا بال بنائے گا جو انکار کریں گے وہ ادھر ادھر کر دیئے جائیں گے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ یہ قادیانی خناس جتنے دن چیئرمین رہا اتنے سال سی بی آر کا محکمہ قادیانی شکنجہ سے نہیں نکل سکے گا۔ اس محکمہ کا قادیانی چیئرمین مستقل بنیادوں پر قادیانیت کو محکمہ میں اتنا مضبوط کر جائے گا کہ آنے والی مسلمان نسلیں اس کرب سے رہائی نہ پا سکیں گی۔

صدر مملکت! آپ سے درخواست ہے کہ اسلام پر رحم کیجئے۔ مسلمانوں اور ملک عزیز پاکستان پر رحم کیجئے۔ اس قادیانی عذاب کے مسلط کرنے میں قادیانیوں کے دست وبازو نہ بنئے۔ اپنے وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز کے چہیتے قادیانی چیئرمین کو نہ صرف بے دست وپا کیجئے بلکہ اسے یک بین ودو گوش نکال باہر کیجئے۔ یقین فرمایئے مسلمان قوم رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے دشمن قادیانی گروہ کو اپنے سروں پر مسلط کرنا اپنی ایمانی غیرت کے منافی سمجھتی ہے۔ مسلمان قوم کی غیرت کا امتحان نہ لیجئے۔ اللہ رب العزت آپ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

سی بی آر کے قادیانی چیئرمین نے چارج سنبھالتے ہی جو پر پرزے نکالے ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

باخبر ذرائع کے مطابق سینٹرل بورڈ آف ریونیو میں اہم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ سی بی آر کے کم از کم دو ممبر نئے مقرر کئے جائیں گے۔ متعدد چیف تبدیل کئے جائیں گے۔ بعد ازاں ریجنل کمشنر' کمشنرز آف انکم ٹیکس کسٹم سیلز ٹیکس سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر' ڈپٹی کلکٹر' اسسٹنٹ کلکٹروں کے تبادلے عمل میں لائے جائیں گے۔ نمائندہ جنگ کو معلوم ہوا ہے کہ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز اور ریونیو ڈویژن کے سیکریٹری وچیئرمین سی بی آر ریاض احمد ملک باہمی

مشورے سے سی بی آر کے نئے ممبروں کی تقرری کے لئے سمری ایک دو روز میں صدر و چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کو بھجوادیں گے۔ ان اہم عہدوں کے لئے کسٹم سیلز ٹیکس سینٹرل ایکسائز کے بنیادی پے اسکیل نمبر 21 کے جن سینئر عہدیداروں کے نام زیر غور ہیں ان میں کسٹم سیلز ٹیکس سینٹرل ایکسائز ٹریبونل اسلام آباد کے ممبر محمد سلیمان' ڈائریکٹر جنرل کسٹمز انٹیلی جنس محسن اسد' کراچی ٹریبونل کے ممبرز میر فواد' صفدر علی' ڈاکٹر ظفر قبال' لاہور ٹریبونل کے ممبر ظفر المجید کے علاوہ پے اسکیل نمبر 20 کے تین سینئر افسر سی بی آر کے کسٹم چیف ولی خان' سی بی آر کے چیف سیلز ٹیکس ممتاز حیدر رضوی اور وزارت صنعت کے سینئر جائنٹ سیکرٹری یاسین طاہر شامل ہیں۔ سی بی آر کے ممبر سیلز ٹیکس کا عہدہ ریاض احمد ملک کے چیئرمین بننے سے خالی ہوا ہے۔ یہ اضافی چارج ڈائریکٹر جنرل کسٹم انٹیلی جنس محسن اسد کے سپرد ہے۔ سی بی آر کے نئے چیئرمین باقی لائن ممبروں اور سی بی آر کے دوسرے سینئر عہدیداروں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ماہ رواں میں سی بی آر ہیڈ کوارٹرز اور فیلڈ افسروں کے تبادلے شروع کردیں گے۔ (بشکریہ روزنامہ "جنگ" کراچی 5 جولائی 2001ء)

بقیہ : قافلہ آخرت

رکن اور خازن تھے۔ مرحوم ختم نبوت کے اکابر اور اصاغر سے بہت محبت کرتے تھے اور ختم نبوت کے پروگراموں میں شرکت فرماتے۔ اللہ کریم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی لغزشوں سے درگزر فرمائیں۔ ان کے حسنات کو قبول فرمائیں۔ انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔

خانقاہ ڈوگراں کے حضرت مولانا خان محمد صاحب مرحوم

خانقاہ ڈوگراں کی جامع مسجد توحید کے خطیب حضرت مولانا خان محمد صاحب گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ حضرت مرحوم دارالعلوم دیوبند سے فیض یافتہ جید عالم دین تھے۔ آپ علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔

1932ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت ہوئی۔ عملی زندگی کا آغاز تدریس و خطابت سے شروع کیا۔ 1935ء سے تاوفات عرصہ 65 سال خانقاہ ڈوگراں کی جامع مسجد توحید میں خطابت اور دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ تحریک ختم نبوت 1953ء میں گرفتار ہوئے۔ چھ ماہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحریک ختم نبوت 1974ء میں بھی حصہ لیا۔ آپ کی مسجد ہمیشہ اہل حق کی آماجگاہ رہی ہے۔ بڑے بڑے علماء صلحاء امت آپ کے ہاں تشریف لاتے اور علاقہ کو اپنی ضیاء پاشیوں سے منور کرتے۔ مولانا محمد اسعد مدنی لاہور تشریف لائے تو مرحوم کی عیادت کے لئے شیخ زید ہسپتال تشریف لے گئے۔ اللہ رب العزت حضرت مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائیں اور ان کے درجات بلند فرمائیں۔ مجلس کے اکابر حضرت مرحوم کے خاندان سے دلی تعزیت کناں ہیں۔

اداریہ

آخری قسط

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

واقعہ معراج پر اشکال پیدا ہو سکتا تھا کہ زمہریر سے کیسے گزرے؟ کیا ٹھنڈک سے گزرنا جاندار کے لئے ناممکن نہیں؟ کیا کوئی شخص نار سے گزر کر صحیح سالم واپس آ سکتا ہے؟ باد سموم سے کیسے بچ گئے اور تو اور آسمان میں کوئی شگاف نہیں‘ کوئی کھڑکی نہیں‘ کوئی دروازہ نہیں‘ پھر گئے تو کیسے گئے؟۔ ان سب اشکالات کے رد کرنے کو فرمایا۔

”سبحٰن“ وہ عاجز نہیں ہے جتنی روکنے والی چیزیں ہیں وہ ان سے عاجز نہیں کہ ان پر قابو نہ پا سکے بلکہ وہ تمام روکاوٹوں کو دور کر سکتا ہے اور ان پر قابو پا سکتا ہے۔

واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا: ”الحمدللہ الذی اسریٰ“ بلکہ فرمایا: ”سبحن الذی اسریٰ“ بے عیب ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی۔

کیوں بھئی جب کوئی کسی سے ہار جاتا ہے تو ایک داغ لگ جاتا ہے اور وہ عیب دار ہوتا ہے یا نہیں؟۔ تو عیب دار وہ ہوا جو کسی رکاوٹ پر قابو نہ پا سکے اور بے عیب وہ ہوا جو کسی سے بھی شکست نہ کھائے اور جو ہر رکاوٹ پر قابو پا کر اسے دور کر دے تو فرمایا: ”سبحٰن“ بے عیب ہے وہ اگر وہ روک دے تو گرمی کی کیا طاقت ہے کہ کسی کو گرمی پہنچائے۔ ٹھنڈک کی کیا مجال ہے کہ کسی کو ٹھنڈ پہنچائے اور آسمان کی کیا مجال کہ کسی کو آنے نہ دے ”سبحٰن“ فرما کر سب اعتراضات کارد کر دیا۔ دوسرا یہ کہ جو کام پر لگا سکتا ہے وہ کام بدل بھی سکتا ہے اسے ایک مثال سے سمجھو:

ایک باپ کے چار بیٹے ہیں۔ محمد علی‘ احمد علی‘ عبداللہ اور اسماعیل۔ باپ نے محمد علی سے کہا بیٹا صبح اٹھ کر زمین میں جہاں سے ہم نے فصل کاٹی ہے وہاں پانی دے دینا۔ عبداللہ کو خراد کے کام پر لگایا۔ اسماعیل سے کہا کہ بیٹا تمہاری والدہ سخت بیمار ہیں تم صبح کو شہر جا کر ان کے لئے دوائی لے آنا اور احمد علی سے کہا کہ بیٹا تم چارپائی ٹھیک کرنا اس کا بان بدل دینا۔ تو باپ صبح محمد علی کو جس کو پانی دینے کے کام پر لگایا تھا شہر بھی تو بھیج سکتا ہے نا اسے بجائے پانی دینے کے دوائی لانے کے یا کسی اور دوسرے کام کرنے پر بھی تو لگا سکتا ہے اور وہ عبداللہ کو جسے پہلے خراد کے کام پر لگایا تھا۔ یہ بھی تو کہہ سکتا ہے کہ بیٹا تم چارپائی ٹھیک کرو اور احمد علی کو جسے چارپائی ٹھیک کرنے پر لگایا تھا کھیت کو پانی دینے کے کام پر بھی تو لگا سکتا ہے اور اسی طرح اسماعیل کو جسے دوائی لانے کے لئے خراد کے کام پر یا کسی دوسرے کام پر بھی تو

لگا سکتا ہے۔

معلوم ہوا جو کام پر لگا سکتا ہے وہ کام کو بدل بھی سکتا ہے۔ اب تم ہی بتاؤ آگ خود جلاتی ہے یا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر کے اسے جلانے کے کام پر لگا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو پیدا کر کے اسے جلانے کے کام پر لگا دیا ہے۔ اسی طرح پانی خود ڈبوتا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر کے اسے ڈبونے کے کام پر لگا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کر کے اسے ڈبونے کے کام پر لگایا ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے آگ کو جلانے اور پانی کو ڈبونے کے کام پر لگا دیا ہے وہ آگ کو جلانے اور پانی کو ڈبونے کے کام سے ہٹا بھی سکتا ہے۔ ہٹا کیا سکتا ہے؟ بلکہ ہٹایا اور ہٹا کر دکھایا۔

دیکھو جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کا پیچھا کر رہا تھا تو سامنے دریا آگیا۔ اب پانی سیّال ہوتا ہے سیال شے بہتی ہے اور بہنے والی چیز ڈبوتی ہے تو پانی سیال ہے۔ زمین سخت ہے اور پانی نرم ہے جب قارون کو عذاب دینا تھا تو زمین کو حکم دیا نرم پانی ہو جا۔ چنانچہ زمین نرم پانی جیسی ہو گئی اور وہ اس میں ڈوبتا چلا گیا۔ حالانکہ زمین سخت ہوتی ہے اس کا کام ڈبونا نہیں۔ اس کے برعکس جب بنی اسرائیل کی قوم کو بچانا مقصود تھا تو پانی کو حکم دیا سخت زمین ہو جا۔ چنانچہ پھٹ کر بارہ راستے بن گئے اور بنی اسرائیل پار نکل گئے۔ حالانکہ پانی نرم سیال ہوتا ہے جس کا کام ڈبونا ہوتا ہے۔ اب آگ کو دیکھ لو اس کا کام جلانا ہے لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچانا منظور تھا تو فرمایا سلامتی والی اور ٹھنڈک بن جا۔ چنانچہ آگ سرد پڑ گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کی گرمی کا ذرہ برابر بھی اثر نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ جو ڈیوٹی دے سکتا ہے وہ ڈیوٹی بدل بھی سکتا ہے۔

جب آنحضرت ﷺ کو لے جانا مقصود تھا تو زمین کو حکم دیا اب تک تیرا کام کھینچنا رہا ہے لیکن آج میرا حبیب ﷺ آ رہا ہے خبردار آج نہ کھینچیو۔ زمین کی کیا مجال کہ کھینچ سکے۔ زمہریر کو حکم دیا کہ میرے حبیب ﷺ کو ٹھنڈک نہ لگنے پائے۔ نار کو حکم دیا خبردار میرے حبیب ﷺ کو گرمی نہ لگے۔ باد سموم سے فرمایا میرا حبیب ﷺ آج آ رہا ہے خبردار اپنے زہر کو ایک طرف کر کے رکھ دے خبردار آج تیرا زہر نہ پھیلے۔ کسی کی کیا مجال کہ باری تعالیٰ کے فرمان کے سامنے دم بھی مار سکے۔ آسمان نے کہا میں کیسے پھٹوں۔ آج تک تو پھٹا نہیں۔ فرمایا آج تو پھٹنا پڑے گا کیونکہ آج تو میرا حبیب ﷺ آ رہا ہے۔

میں کہہ رہا تھا باری تعالیٰ نے "سبحٰن" کہہ کر فرمادیا کہ وہ کسی روکنے والی رکاوٹ سے عاجز نہیں۔ اس کے سامنے کوئی مسئلہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اس کی ذات بے عیب ہے۔ وہ ہر رکاوٹ پر قابو پانے والا ہے "سبحٰن" فرما کے یونانی فلاسفروں کے فلسفیانہ اعتراضات باطل فرمائے اور یورپی فلسفہ کا تو ذکر ہی کیا اس کی تحقیقات تو ہر سو سال بعد بدلتی ہے اس لئے جب فکر و نظر کی ترقی کا یہ عالم ہو کہ دس بارہ سال بعد پہلا نظریہ باطل

قرار دے کر دوسرا نظریہ قائم کر لیا جائے اور ابھی وہ سیاہی خشک بھی نہ ہوئی ہو کہ تیسرا نظریہ پیش کر دیا جائے کہ پہلے دونوں غلط ہیں۔ جب قیاسات اور اندازوں کا یہ عالم ہو تو ہم اپنی تحقیقات کے سارے کئے واقعہ معراج کی عظمت سے انکار کر سکتے ہیں۔

فکر جدید و قدیم کے تضاد کی ایک دلچسپ مثال دیتے جاؤں۔ یونانیوں کے نزدیک آسمان نو ہیں اور یورپی فلاسفروں کے نزدیک آسمان ہے ہی نہیں۔ آسمان نہیں بلکہ حد نظر کا ایک احساس ہے جسے ہم آسمان سمجھ بیٹھے ہیں در حقیقت آسمان کا وجود ہی نہیں۔ یونانیوں نے کہا تمام ستارے آسمان دنیا پر ہیں یعنی پہلے آسمان پر اور باقی آٹھ آسمانوں میں سے ہر آسمان پر ایک ایک سیارہ ہے۔ یورپین کہتے ہیں آسمان تو سرے سے ہی موجود نہیں۔ ہم نے پوچھا یہ ستارے کہاں ہیں۔ کہنے لگے آپس کی کشش کے سبب خلا میں قائم ہیں۔

ایک مرتبہ ایک ہائی اسکول کے پڑھنے والے لڑکے میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے مولوی صاحب زمین گھومتی ہے یا آسمان گھومتا ہے۔ یونانی کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے میں نے کہا یونان والے اس معاملہ میں صحیح نظریہ رکھتے ہیں۔ یونانی سچے ہیں اور یورپی جھوٹے ہیں۔ حقیقتاً آسمان گھومتا ہے۔ لڑکوں نے دوسرے روز اپنے ہندو ماسٹر صاحب سے کہا ہمارے مولوی صاحب تو یہ کہتے ہیں کہ یونانیوں کا نظریہ صحیح ہے آسمان ہی گھومتا ہے زمین نہیں گھومتی۔ انہوں نے جواب میں دلیل دی کہ جب ہم ریل گاڑی میں بیٹھتے ہیں تو ہمیں درخت اور کھمبے وغیرہ مخالف سمت میں جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ زمین گھومتی ہے تبھی تو یہ درخت وغیرہ بھی حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جب لڑکوں نے آکر مجھے ان کی دلیل بتائی تو میں نے کہا لو اب اس کا جواب بھی سن لو۔ یہ سلطان پور کا اسٹیشن ہے اس کے ایک طرف کو ریلوے لائن پر جالندھر واقع ہے اور اس کی مخالف سمت میں ریلوے لائن پر فیروز پور واقع ہے۔ سلطان پور پر دو گاڑیاں ٹھہری ہوئی ہیں۔ ٹھیک بارہ بجے ایک گاڑی جالندھر کی طرف روانہ ہوتی ہے اور دوسری گاڑی فیروز پور کی طرف چل پڑتی ہے۔ اب ایک ہی وقت میں جالندھر جانے والی گاڑی میں بیٹھے ہوئے مسافر دیکھ رہے ہیں کہ درخت فیروز پور کی طرف جا رہے ہیں اور فیروز پور جانے والی گاڑی میں بیٹھے ہوئے مسافر یہ دیکھ رہے ہیں کہ درخت جالندھر کو جا رہے ہیں۔ گویا ایک ہی وقت میں ادھر والی زمین کو ادھر حرکت کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور ادھر والی زمین کو ادھر حرکت کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ایک قاعدہ ہے کہ ایک وقت میں ایک چیز دو حرکتیں نہیں کرتی۔

اب دیکھو یہ میری انگلی ہے میں نے اسے حرکت دی ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی دو حرکتیں ہیں یہ ایک ہی وقت میں صرف اور صرف ایک ہی حرکت کرے گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی وقت میں انگلی اس طرف

بھی جائے اور اس طرف بھی جائے۔ اس طرح ایک آدمی ایک وقت میں صرف ایک طرف ہی جا سکتا ہے۔ ایک وقت میں کوئی آدمی کبھی دو طرف نہیں جا سکتا۔ اسی طرح کوئی چیز ایک وقت میں دو مخالف سمتوں میں حرکت نہیں کر سکتی۔ اب یہ کون سمجھائے کہ ٹھیک بارہ بجے کے وقت دونوں گاڑیوں کے مسافر گردش زمین کو دو مخالف سمتوں میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ دونوں طرف ایک ہی حرکت ہے یہ کیسے ہوا؟۔ معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی گردش کا نظریہ غلط ہے۔ اس ماسٹر صاحب کو جب یہ بتایا گیا تو کہنے لگا جواب تو نہیں آتا مگر کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اسی طرح میں نے تم کو دنیاوی مثال سے سمجھایا ہے کہ جو کام پر لگا سکتا ہے وہ کام کو بدل بھی سکتا ہے۔ جس نے آگ کو جلانے اور پانی کو ڈبونے کے کام پر لگایا ہے وہ آگ کو ڈبونے یا کسی دوسرے کام پر اور پانی کو جلانے یا کسی دوسرے کام پر بھی لگا سکتا ہے۔

ارے جب ایک انسان کے بس میں یہ ہے کہ وہ کسی کو پٹواری مقرر کرے تو وہ اس کو ہٹا بھی سکتا ہے اسی طرح جو ایک آدمی کو ماسٹر بنا سکتا ہے اس کے اختیار میں ہے کہ وہ اسے ہٹا بھی دے۔ جو کسی کو وزیر بنا سکتا ہے اس کے بس میں ہے کہ وہ اسے ہٹا بھی دے تو نادانو جب ایک وہ انسان پٹواری کو یا ماسٹر کو یا وزیر کو بدل سکتا ہے جس نے ان کو اپنے کاموں پر لگایا تھا تو کیا خدا کے بس میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ آگ، زمہریر اور باد سموم وغیرہ کی صفات بدل سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے دو ماہ تک کا سفر کیا اسی سے آگے ساتوں آسمانوں تک سات ہزار برس کی مسافت بھی طے کی اور اس سے آگے معلوم نہیں کتنی دور گئے۔ پھر ہزار برس کی مسافت کے برابر بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ مسافت نمازوں کے معاف کرانے میں طے کی پھر وہی سات ہزار برس کا آسمانوں کا فاصلہ اور وہی بیت المقدس سے مکہ مکرمہ تک کا راستہ یہ سب کچھ آپ ﷺ نے صرف اتنی دیر میں طے کیا کہ وہ جو دروازہ کھولتے وقت دروازہ کی زنجیر ہلتی ہے جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ ابھی ہل رہی تھی اور بستر ابھی گرم تھا۔ ذہنوں میں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی دیر تک بستر کیسے گرم رہا۔

ایک مثال دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کیا آپ میں سے کوئی آدمی کھڈی کا کام کرتا ہے۔ اگر کوئی آدمی کام نہیں کرتا تو تم میں سے کسی نے کھڈی والے کو کام کرتے دیکھا ہی ہوگا۔ ایک بات پوچھتا ہوں کہ کھڈی والا جب کام کرتے کرتے شام کو بنا ختم کرتا ہے تو ساری رات کھڈی پر کوئی کام نہیں کرتا وہ بند پڑی رہتی ہے۔ صبح کو آکر اسی حالت میں پاتا ہے جس میں وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ صبح کو جب وہ پہلا دھاگہ چلاتا ہے تو وہ کس دھاگے میں ملتا ہے کیا وہ اسی دھاگے میں نہیں مل جاتا جسے وہ شام کو چھوڑ کر گیا تھا۔ اب وہ کپڑا بنتا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک گز کپڑا بن لیا اب بتاؤ کون ہے جو پہچان کر یہ بتا سکے کہ شام کو جس دھاگے کو چھوڑ کر گیا تھا اور صبح کو جس دھاگے سے کام شروع کیا تھا

کہ وہ یہ ہے کوئی نہیں بتا سکتا۔ اگر کوئی دوسرا دیکھے تو یقیناً یہی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس پر نمبر کہاں لکھے ہوئے ہیں۔ دراصل پتہ نہیں چلتا۔

اب دیکھو یہ میری چادر ہے۔ اس کے اس ایک گز ٹکڑے کے بارے میں کوئی نشاندہی کر سکتا ہے یہ کتنے دن میں بنا ہوا ہے۔ ایک ہی دن میں بنایا گیا ہے یا کئی دنوں میں اور اس ایک گز کے ٹکڑے کو بنتے وقت کس کس دھاگے پر کام ختم کر کے دوبارہ شروع کیا گیا۔ نہیں کوئی نہیں بتا سکتا۔ اس لئے کہ جب کوئی شخص دیکھتا ہے تو سارا ایک جیسا ہی لگتا ہے۔ خواہ وہ درمیان میں سے کہیں چھوڑ بھی دیا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا جب سب کچھ مکمل ہو گیا تو اپنے حبیب ﷺ کو بلوایا۔ اس کی مثال اس طرح دی جاسکتی ہے جیسے کسی بادشاہ نے ایک کارخانہ بنوایا۔ اس میں کپڑا بنے 'آٹا پیسنے' کھانڈ بنانے' شیشے کے برتن بنانے غرض یہ کہ ہر طرح کا کام ہوتا تھا۔ جب کارخانہ کی تعمیر مکمل ہو گئی اور کارخانہ میں کام شروع کر دیا گیا جب کارخانہ پوری طرح مکمل ہو گیا تھا بادشاہ نے اپنے ایک دوست کے پاس اس کارخانے کے جنرل منیجر کو بھیج کر اسے بلوایا۔ ساتھ ہی ہیڈ مستری کو بھیج کر اسے حکم دیا کہ جب میرا دوست کارخانہ کے دروازہ پر قدم رکھے وسل بجا کر کام بند کرا دو اور کاریگروں اور مزدوروں کو کہو کہ اس کے استقبال میں ایک شاندار جلوس نکالیں اور جلوس اس کے عقب میں چلتا رہے اسے ہر شے دکھاؤ اور اس کے بارے میں بتاؤ کہ اس سے اس طرح کام لیا جاتا ہے اور اس کو اس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ فلاں شے کیسے کام کرتی ہے۔ کپڑا کیسے بنا جاتا ہے آٹا کیسے پستا ہے کھانڈ کیسے بنتی ہے۔ غرض ہر شے کے بارے میں تفصیل سے بتاتے جاؤ۔ جب تک وہ کارخانہ دیکھتا رہے جلوس کو چاہئے کہ چلتا رہے جونہی وہ دوست آیا کارخانہ میں وسل بجا کر کام بند کرا دیا گیا۔ جب تک وہ کارخانہ دیکھتا رہا جلوس چلتا رہا۔ جب وہ کارخانہ کی سیر کر چکا تو جنرل منیجر کو حکم دیا کہ میرے محل میں لے آؤ اور اعلیٰ افسروں سے کہا تم میرے دوست کے استقبال کے مرتبہ کے اعتبار سے کارخانہ سے لے کر محل کے دروازہ تک صف بستہ کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ دوست وہاں سے گزر کر محل کے دروازہ میں داخل ہوا اور جنرل منیجر کی ہمراہی میں برآمدہ تک پہنچا تو جنرل منیجر کو واپسی کا حکم ہوا کہ اس سے آگے جانے کی تمہیں اجازت نہیں .... پھر وہ دوست اکیلا ہی بادشاہ کے پاس پہنچا اور ملاقات کی۔

اب بادشاہ اور دوست میں کیا کیا باتیں ہوئیں اور کیا کیا راز و نیاز ہوئے یہ کوئی نہیں بتا سکتا۔ اس کا علم تو بادشاہ کو ہے یا بادشاہ کے دوست کو کیونکہ اور تو کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ حتیٰ کہ برآمدہ ہی سے منیجر کو واپسی کا حکم مل گیا تھا......... ملاقات ہوئی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا وہاں کیا کچھ باتیں ہوئیں .... وہ دوست واپس آگیا اور اپنے گھر چلا گیا تو کارخانہ میں ہیڈ مستری کو حکم ہوا اس نے دوبارہ کام کا وسل بجایا اور کام پھر شروع ہو گیا۔ جب وہ دوست

آیا تو ایک جگہ روئی بیلی جارہی تھی۔ ایک روئی کا گالا ابھی گرا بھی نہیں تھا کہ کام بند کرا دیا گیا۔ جب وہ دوست واپس ہوا دوبارہ کام شروع کرنے کا وسل بجا اور پھر روئی بیلی گئی اب جو گالا گرا وہ اس گالے پر گیا جو پہلے گر چکا تھا دوسری جگہ جہاں آٹا پیسا جارہا تھا جب دوبارہ کام شروع کیا گیا تو اب جو آٹا پیسا گیا تو اسی آٹے پر گیا جو پہلے گر چکا تھا۔ ایک اور جگہ کپڑا بنا جارہا تھا جب دوست آیا جہاں دوسرے کام تمام بند کر دیئے گئے وہاں یہ بھی بند ہو گیا۔ چنانچہ ایک دھاگا باقی رہ گیا جب اس دوست کے جانے کے بعد دوبارہ کام شروع ہوا تو جو پہلا دھاگہ چلایا گیا وہ اسی دھاگے میں مل گیا جو پہلے چھوٹ گیا تھا۔

رسول اکرم ﷺ معراج پر لے جائے گئے اس وقت جبکہ کارخانہ کائنات پوری طرح مکمل ہو گیا اس کارخانہ میں مکہ مکرمہ بھی ہے بیت الحرام بھی اسی کارخانہ میں شامل ہے اور ام ہانی کا حجرہ مقدسہ بھی اسی کارخانہ میں ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ادھر حجرہ مقدسہ سے باہر قدم رکھا کہ ادھر کارخانہ کائنات میں کام بند ہونے کا وسل بج گیا۔ ادھر آپ ﷺ روانہ ہوئے اور ادھر سورج کی گردش روک دی گئی وہ جہاں تھا وہیں ٹھہر گیا۔ چاند اپنا سفر طے کر رہا تھا کہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔ رات گزرتی جارہی تھی وسل ہوا تو وہ بھی جہاں تک پہنچ گئی تھی وہیں رک گئی۔ آگے نہ بڑھ سکی۔ وقت جہاں تھا وہیں روک دیا گیا۔ سمندر کی لہریں ساحل کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھیں کہ انہیں بھی وہیں ٹھہرا دیا گیا۔ جہاں کوئی جہاز سفر کر رہا تھا اس کی حرکت کو وہیں ساکن کر دیا گیا۔ غرض کارخانہ کائنات کی ہر شے کو ساکن و جامد کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جو سانس اندر سے باہر آرہا تھا وہ اندر ہی رہ گیا باہر نہ آسکا اور جو سانس باہر سے اندر جارہا تھا وہ اندر نہ جاسکا باہر ہی رہ گیا۔ بچہ جو بڑھ رہا تھا اس کا بڑھنا ختم ہوا۔ فصلوں اور پودوں کا بڑھنا رک گیا۔ وہ جتنے بڑھے تھے انہیں وہیں پر ہی ٹھہرا دیا گیا وہ زیادہ لمبے نہ ہو سکے۔ جو آگ جل رہی تھی اس کا جلنا اور جلانا ختم کر دیا گیا جو توا آگ سے روٹی کو تپش پہنچا رہا تھا وہ تپش روٹی تک نہ جاسکی درمیان تک ہی پہنچ کر رہ گئی۔ جو روٹی سینکی جارہی تھی وہ روٹی وہیں رہ گئی اور پک نہ سکی۔

اور جب آنحضرت ﷺ واپس تشریف لائے تو سورج' چاند اور ستاروں کا سفر شروع ہوا جب کام دوبارہ شروع ہونے کا وسل بجا تو رات چل پڑی' وقت روانہ ہوا' سمندر کی لہریں ساحل کی طرف بڑھنے لگیں' جہاز چل پڑے' سانس آنے جانے لگا' بچہ کی نمو شروع ہوئی' پودے بڑھنے لگے' بکریوں کے بال بڑھنے لگے' آگ جلنے لگی توے کو سینک پہنچنے لگا' روٹی سینک لے کر گرم ہونے لگی' جب آنحضرت ﷺ واپس تشریف لائے تو کارخانہ کائنات میں کام شروع ہوا تو وہ جو کنڈی تم جانتے ہو تا کہ دروازہ کھولنے کے بعد دو دفعہ ہلتی ہے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تھے تو اسے ٹھہرا دیا گیا اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو کنڈی دوبارہ ہلی۔ وہ بستر جو اٹھنے

کے بعد کچھ دیر گرم رہتا ہے ابھی وہ گرم ہی تھا کہ اس کے عمل کو ٹھہرا دیا گیا۔ جب آنحضرت ﷺ واپس تشریف لائے تو پھر ٹھنڈا ہونے کا عمل شروع ہوا۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ابھی وہ بستر گرم ہی تھا۔ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا وہ تم جانتے ہونا کہ اونچی جگہ بیٹھ کر آدمی وضو کرے تو پانی تقریباً دو گز تک بہتا چلا جاتا ہے پھر ٹھہر جاتا ہے تو پانی ابھی ایک گز ہی بہا تھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور جب واپس تشریف لائے اور وسل جی تو پانی بہنا شروع ہوا............ غرضیکہ کارخانہ کائنات کی تمام چیزیں معراج النبی ﷺ کے وقت ساکن اور جامد کر دی گئی تھیں۔ آپ ﷺ کے اعزاز میں کارخانہ کائنات کا نظام ہی بند کر دیا گیا تھا۔

اب ایک بات کہتا ہوں۔ یہ جتنے دلائل میں نے دیئے ہیں یہ سب ایمان کی کمزوری کی دلیلیں ہیں یہ جتنی بھی مثالیں اور دلیلیں میں نے دی ہیں یہ سب نقص ایمان کی علامات ہیں میں نے تم کو یہ بتائی ہیں اور تم نے مجھ سے سنا ہے اللہ تمہیں معاف کرے............ میں بھی اس میں سے گزرا اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف کرے۔

کیونکہ جب میں نے دلائل سے سمجھایا تو میری زبان پر اعتبار آگیا اور آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک پر اعتبار نہ ہوا۔ ایمان اعتبار یا تصدیق کا نام ہے۔ اس لئے اگر تم نے میرے دلائل سے سمجھ کر مانا تو میرے دلائل پر ایمان ہوا اور آنحضرت ﷺ فرمائیں آسمان ہے تو ہم کہیں آسمان ہے اگر فرمائیں آسمان نہیں تو ہم کہیں آسمان نہیں۔ ارے ایمان تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمائیں آگ جلاتی ہے تو ہم کہیں آگ جلاتی ہے اور اگر فرمائیں آگ نہیں جلاتی تو ہم بھی مان لیں واقعی آگ نہیں جلاتی۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کسی شخص نے دلیل سے سمجھا پھر مانا دلیل پر ایمان ہوا اور آنحضرت ﷺ سے سن کر مانا تو آپ ﷺ کے فرمان پر ایمان ہوا۔ اس لئے دلیل کے سامنے سر نہ جھکاؤ۔ اب ایک واقعہ بتاتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ گئے بھی رات کو اور واپس آئے بھی رات کو۔ سب سے پہلے کس نماز کا وقت آیا۔ کیوں بھئی فجر کی نماز کا ہی وقت آیا نا۔ اگرچہ فجر کی نماز کا وقت پہلے آیا تھا لیکن نمازیں ظہر کے وقت سے شروع ہوئیں اور سب سے پہلے نماز ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ پہلے وقت تو فجر کی نماز کا آیا تھا اور نمازیں ظہر کے وقت سے شروع کی گئیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نمازوں کی ترکیب حضرت جبرائیل امین نے آکر بتائی تھی اور چونکہ وہ فجر کی نماز کے وقت نہیں آئے تھے اس لئے فجر کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز پہلے پڑھی گئی۔ اب یہ ایک قاعدہ ہے اور ہمارا آئے دن کا مشاہدہ بھی ہے کہ اگر میں بھی نمازی اور تو بھی نمازی تو ملاقات صبح سویرے ہی ہو جائے گی لیکن تو یا میں ہم میں سے کوئی ایک یا دونوں نمازی نہیں تو پھر خواہ ملاقات نو بجے ہو یا سرے سے ملاقات ہی نہ ہو اس لئے چونکہ اس وقت تک نماز پڑھی نہیں جاتی تھی اس لئے آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی ملاقات نہ

ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت ﷺ جب حجرہ مقدسہ سے باہر تشریف لے جانے لگے تو ام ہانیؓ نے فرمایا اپنے معراج کے واقعہ کا کسی کو ذکر نہ کرنا۔ کسی کو بتائیو نہ! لوگ کہیں گے جھوٹ بولتا ہے اور سینکڑوں باتیں بنائیں گے کسی کو یقین نہیں آئے گا اس لئے تم چپ ہی رہنا۔

انہوں نے تو اپنے خیال ہی سے کہا کہ آپ ﷺ کی بات کا لوگ مضحکہ اڑائیں گے اور بہت پریشان ہوں گے لیکن نبی کریم ﷺ کا کام یہ نہیں کہ یقین نہ کرنے والوں کے تمسخر اور مضحکہ اڑانے کی وجہ سے دعوت حق دینے سے رک جائیں۔ آنحضرت ﷺ باہر نکلے راستہ میں جو کوئی ملا اسے بتایا جس جس نے سنا اس نے ہر ایک سے کہا لو جی! نئی بات سنی تم نے۔ آج (حضرت) محمد (ﷺ) نے دعویٰ کیا ہے کہ میں راتوں رات بیت المقدس' ساتوں آسمان اور آگے تک کی سیر کر آیا ہوں۔ اتنے میں مشرکین مکہ نے صلاح کی کہ اس سے پہلے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت محمد ﷺ کی ملاقات ہو ہم ابوبکرؓ کے پاس چل کر اس دعویٰ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور ان سے اس طرح بات کی۔ یہ بتاؤ کہ دنیا میں سے کبھی کوئی آدمی ایک رات میں آسمانوں پر گیا۔ فرمایا نہیں۔ کہا کوئی آدمی جا سکتا ہے یا نہیں۔ فرمایا نہیں۔ پوچھا اگر کوئی کہے تو جھوٹا۔ فرمایا کوئی گیا ہی نہیں تو کہے گا کیوں۔ پوچھا نہیں اگر کوئی کہے تو جھوٹا ہوا نا۔ فرمایا جب کوئی جا نہیں سکتا تو کہے کیوں۔ انہوں نے پھر پوچھا اگر کوئی کہے تو جھوٹا ہوا نا۔ فرمایا جب کوئی جا نہیں سکتا تو کہے گا کیسے۔ انہوں پھر پوچھا اتنا تو بتا دو ایسا کہنے والا جھوٹا ہوا نا۔ فرمایا ہاں جب کوئی نہیں گیا تو ایسا کہنے والا جھوٹا۔ یہ اقرار کرانے کے بعد کہنے لگے دیکھو اپنی بات نہ بدلنا۔ ابھی تم نے کہا ہے کہ کوئی شخص آسمانوں تک جا کر واپس نہیں آ سکتا اور ایسا کہنے والا جھوٹا ہے تو اب جس کو تو نبی مانتا ہے اس نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے واقعی ایسا کہا ہے یا تم خود اپنی طرف سے ان کے نام منسوب کر رہے ہو۔ کہنے لگے ہاں ہاں اس نے کہا ہے یقین نہیں آتا تو ہمارے ساتھ چل کر دیکھ لو۔ فوراً فرمایا میری عقل غلط ہو سکتی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک کا ارشاد کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر انہوں نے ایسا ہی فرمایا ہے تو میں آپ ﷺ پر ایمان لاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ واقعی تشریف لے گئے تھے۔ یہ تھا ایمان کا درجہ کہ ہماری سمجھ میں تو نہیں آتا مگر آپ ﷺ کے ارشاد مبارک پر ایمان ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب آخری حج ادا فرمایا تو عرفات میں ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو دریافت فرمایا آج کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ صحابہ کرامؓ کا قول ہے کہ ہم اس خیال کے ماتحت خاموش رہے کہ آنحضرت ﷺ جو نام اپنی زبان مبارک سے فرمائیں گے ہم وہی نام رکھ لیں گے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ عرفہ کا دن نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ مہینہ کونسا ہے۔ صحابہ کرامؓ

کا قول ہے کہ ہم اب بھی اس خیال کی وجہ سے خاموش رہے کہ آنحضرت ﷺ کوئی نیا نام رکھیں گے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ جگہ کونسی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس مرتبہ بھی اسی وجہ سے خاموش رہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ عرفات نہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو منہ سے نکلے اسے مان لو یہی ایمان ہے۔

مسجد نبوی میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ خطبہ فرمانے لگے کچھ صحابیؓ اُدھر کھڑے ہوئے تھے کچھ صحابیؓ ادھر کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جو صحابیؓ اندر تھے وہ اندر بیٹھ گئے جو باہر تھے وہ باہر ہی بیٹھ گئے۔ ایک صحابیؓ دروازہ میں داخل ہو رہے تھے ایک پاؤں اندر تھا ایک باہر۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد سنتے ہی جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ حالانکہ عقل جانتی تھی کہ میرے لئے یہ حکم نہیں اندر چلا جاؤں گا تب بیٹھ جاؤں گا لیکن ایمان کا کہنا تھا کہ جہاں ہو وہیں بیٹھ جاؤ' جس حالت میں ہو اسی حالت میں بیٹھ جاؤ۔

چنانچہ اسی طرح بیٹھے بیٹھے سارا خطبہ سنا ایک قدم اندر تھا اور ایک قدم باہر تھا۔ حالانکہ بیٹھ کر بھی پاؤں اندر کر سکتے تھے لیکن عشق کے تقاضے نے اتنی ہی اجازت نہ دی اور انہوں نے پاؤں کو گھسیٹا تک نہیں۔ ہم تو یوں ہی عاشق رسول ﷺ بنے پھرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ایک جانور ادھار خرید فرمایا اور مقررہ عرصہ بعد قیمت ادا فرمادی لیکن چند روز گزرنے پر وہ شخص دوبارہ آیا اور رقم کی آدائیگی کا دوبارہ مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے رقم ادا کر دی ہے لیکن وہ انکار کر کے کہنے لگا آپ ﷺ نے رقم ادا کی ہے تو شہادت دلوائیں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی طرف دیکھا تو حضرت خزیمہؓ نے کھڑے ہو کر شہادت دی کہ آنحضرت ﷺ نے مطلوبہ رقم ادا کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے خزیمہؓ جب میں نے رقم ادا کی تو تم موجود نہ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو خدا کا آخری نبی مانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ پر وحی اترتی نہیں دیکھی لیکن چونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس لئے میرا ایمان یہ ہے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے اسی طرح جب آپ ﷺ نے پیسے دیئے تو میں نے نہیں دیکھا لیکن میرا ایمان یہ ہے چونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس لئے آپ ﷺ نے رقم ادا فرمادی ہے جب وحی اترتی ہے تو میں نہیں ہوتا لیکن میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رقم ادا فرمادی ہے اور یہ شخص غلط کہتا ہے.......... معلوم ہوا ایمان یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سنے اور شہادت دے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو دلائل سے ماننا ایسا ہے جیسا کہ نبوت سے انکار کیا جائے۔ اس پر اجماع امت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج پر حالت بیداری میں جسم مع روح کے تشریف لے گئے

بقیہ صفحہ 26 پر

آخری قسط

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: ڈاکٹر محمد امجد

این جی اوز اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ کا معرکۃ الآراء خطاب

مکہ کی ایک دولت مند خاتون نے حضور ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرا مال لے جایئے۔ تجارت کیجئے جو نفع ہو آدھا آپ کا آدھا میرا۔ حضور ﷺ نے ان کی یہ پیش کش قبول کرلی۔ جب حضور نے سفر کی تیاری شروع کی تو انہوں نے اپنا غلام میسرہ بھیجا۔ حضور یہ میرا غلام ہے آپ کے پاس بھیج رہی ہوں آپ ان کو ساتھ رکھیں۔ آپ کا سامان رکھنا کھولنا کھانا پکانا برتن دھونا اور دوسری تمام ضرورتوں میں آپ کا مددگار ہوگا۔ سفر میں سہولت ہوگی۔ حضور نے فرمایا اچھی بات آجاؤ۔ وہ ساتھ ہوگیا۔ اس وقت غلاموں کا جو حشر تھا گالی سے کم تو کوئی بات نہیں کرتا تھا اور مارپیٹ برا بھلا کہنا اور ذرا سی ناگواری ہوجائے قتل کردینا معمولی بات تھی۔ ایسے حالات میں کیا توقع تھی کہ حضور کے ساتھ سفر میں کیا معاملہ ہوگا۔ جو سلوک غلاموں کی ساتھ ہوتا ہے وہی ہوگا۔ لیکن جب حضور کے ساتھ وہ سفر میں شریک ہوا تو اس نے دیکھا حضور اس کو کبھی نام لے کر نہیں بلاتے، کبھی غلطی پر مارتے نہیں، ڈانٹتے نہیں اور جب کوئی کام اس سے کرواتے ہیں خود بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ لکڑیاں چنتے ہیں آگ جلاتے ہیں سامان اتارتے ہیں۔ سواری میں اگر بیٹھتے ہیں تو اس کو بھی بٹھاتے ہیں۔ اس طریقہ سے بالکل برابر کا معاملہ غلام کے ساتھ۔ اس نے دیکھا نبی کریم ﷺ کھانے کا وقت ہوتا کھانا تیار ہوتا تو غلام کو بچا کھچا الگ نہیں دیتے اس کافر غلام کو حضور اپنے ساتھ بٹھا کر اپنے برتن میں شریک کرکے کھانا کھلاتے۔

اس نے دیکھا کہ حضور جو خود کھاتے ہیں وہ اسے کھلاتے ہیں اور کھانے کے بعد عادت شریفہ کے مطابق کسی درخت کے سائے میں حضور سو جاتے ہیں۔ جب حضور سو جاتے تو تھوڑی دیر کے بعد سورج ڈھلتا تو سایہ اتر کر دھوپ آجانی چاہیے تھی لیکن وہ درخت حضور پر دھوپ نہیں آنے دیتا۔ اپنا رخ پلٹ دیتا اور حضور پر سایہ باقی رہتا۔

اس نے دیکھا کہ حضور چلے جارہے ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال، جنوب کہیں بادل نہیں ہے لیکن ایک چھوٹا سا ٹکڑا اس رفتار سے بالکل حضور پر سایہ کیے جارہا ہے۔ دھوپ نہیں آنے دیتا۔ اس نے دیکھا کہ حضور چلے جارہے ہیں اور چٹانوں سے سنگریزوں سے پتھروں سے آواز آرہی ہے السلام علیکم یا نبی اللہ! السلام علیکم یا رسول اللہ!

پہنچے شام کے بارڈر پر، وہاں ایک راہب، مستورہ اس کا نام، وہ اس غلام میسرہ کو ملا اور کہنے لگا دیکھو! یہ جو

تمہارے آقا ہیں' مخدوم ہیں' جن کے ساتھ تم سفر کر رہے ہو' یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے اور جو علامتیں بتائی ہیں' وہ سب ان میں پائی جاتی ہیں۔ یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔

اب شام میں داخل ہوئے۔ کاروبار شروع ہوا۔ اس نے دیکھا ایک پیسے کی بھی گڑبڑ نہیں۔ دودھ الگ' پانی الگ۔ کسی چیز کو کسی چیز میں ایک پیسے کی کمی زیادتی نہیں۔ حساب بالکل صاف اور حضور ضرورت کے لئے دودھ' میٹھا' آٹا' گھی کوئی چیز خریدیں تو دو دن کے لئے اور دس دن تک استعمال ہو رہی ہے۔ ختم نہیں ہوتی۔ برکت ہی برکت۔ جس چیز میں ہاتھ ڈال دیں نفع ہی نفع۔ جب خریدار آئے' چیز کو دیکھے الٹ کر پلٹ کر' پسند کرے' قیمت پوچھے اور قیمت دے کر چیز لے جانا چاہے۔ حضور اس کا ہاتھ پکڑ لیں تم نے جو چیز دیکھی اور پسند کی اور پیسے بھی دے دیئے ہیں اس میں یہ عیب ہے۔ تمہیں پتہ نہیں چلا۔ اب تمہارا جی چاہے لو جی چاہے تو چھوڑ دو۔

تمام دنیا کے تاجروں کا یہ طریقہ ہے کہ چونی کمانے کے لئے اٹھنی کمانے کے لئے سو جھوٹ بولتے ہیں۔ قسمیں کھاتے ہیں۔ عیب کو ہنر بتاتے ہیں۔ کسی طرح بک جائے پیسے مل جائیں اور حضور اس کی بالکل پروا نہیں کرتے۔ اپنے آپ دیکھ بھال کر ایک چیز پسند کی پیسے دے کر لے جانا چاہتا ہے کسی نے کچھ نہیں بتایا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ روک کر اسے عیب کھول کھول کر بتلاتے ہیں وہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

جب واپسی ہوئی تو میسرہ نے اپنی آقا حضرت خدیجہؓ سے تعریف کی۔ ایسے اخلاق' ایسے مجھے اپنے ساتھ کھلاتے تھے جو خود کھاتے تھے وہ مجھے بھی کھلاتے تھے۔ ایک برتن میں شریک ہو کر اپنے ساتھ کھلاتے اور کبھی نام نہیں لیتے تھے' کبھی برا نہیں کہتے تھے' کبھی ڈانٹتے نہیں تھے' غلطی پر بھائی کہہ کر پکارتے تھے اور بادل کو اس طرح دیکھا اور درخت رخ پلٹ کر دھوپ نہ آنے دے۔ سنگریزوں کو سلام کرتے سنا السلام علیک یا نبی اللہ! السلام علیک یا رسول اللہ! تمام معاملات میں صاف ایک پیسے کا کوئی دغل نہیں۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ جس چیز کو خرید لیں ختم نہ ہونے پائے جس معاملہ میں ہاتھ ڈال دیں برکت ہی برکت ظاہر ہو۔

یہ ساری باتیں سن کر حضرت خدیجہ کہنے لگیں سچ کہا دنیا میں ان جیسا آدمی نہیں۔ جب تم آ رہے تھے دونوں تو میں اوپر بالا خانے میں تھی کھڑکی سے میں نے دیکھا حضور کے اوپر دو فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی شان دی تھی۔ پچیس سال کی عمر میں حضور کا رشتہ ان کے ساتھ ہوا!

حضرت خدیجہؓ نے خواہش ظاہر کی حضور سے کہ میں چاہتی ہوں کہ آپ سے میری شادی ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کیسے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تم چچا سے کہو تمہارے چچا رشتہ لے کر آئیں میں قبول کر لوں گی۔

حضور گئے ابو طالب کے پاس اور جا کر کہا کہ آپ میرا رشتہ حضرت خدیجہ سے کر دیں۔ انھوں نے کہا بیٹا ایسی مغرور ایسی متکبر وہ دو مرتبہ بیوہ ہوئیں اور مکہ کا کوئی سردار ایسا نہیں رہا جو اپنا رشتہ لے کر نہ گیا ہو اور اس نے ٹھوکر نہ ماری ہو۔ تم یتیم اور غریب میں جاؤں کیا ہو گا؟ ٹھوکر مار دے گی۔ حضور نے فرمایا آپ جایئے دیکھئے تو سہی وہ تیار ہو گئے اور حضور کے مناقب میں طویل خطبہ پڑھا۔ خدیجہ نے فوراً قبول کر لیا اور آپ کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے ہوا جن کی عمر اس وقت چالیس برس تھی۔ حضور سے پندرہ برس بڑی تھیں۔ دو دفعہ بیوہ ہوئیں تھیں۔ کئی بچوں کی ماں تھیں۔ ان سے پہلے نکاح ہوا۔ پھر ساری عمر بھی کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ وہ اپنا سب کچھ حضور کے قدموں پر قربان کر دیتی تھیں اور حضور کو زندگی تو زندگی انتقال کے بعد دوسری شادیاں ہونے کے بعد بھی کسی بیوی سے حضرت خدیجہؓ جیسا تعلق اور محبت نہیں ہوئی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور کی بے حد سمجھ دار اور پیاری بیوی ہیں مگر وہ یہ کہتی ہیں کہ مجھے کسی عورت پر غبطہ نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر۔ کاش حضور کے دل میں جو مقام حضرت خدیجہؓ کا تھا میرا ہو جائے۔ آخر وقت تک جب کبھی ذکر آتا تو خیر سے ذکر کرتے اور بھلائیوں سے اور کمالات سے ان کی تعریفیں فرماتے۔ ان کے لئے دعائیں کرتے۔ اگر کوئی عورت خدیجہؓ کی دوست سہیلی ہمارے گھر آجاتی تو حضور فرماتے کہ یہ خدیجہؓ کی سہیلی ہیں ان کا اعزاز کرو ان کو بٹھاؤ اور خاطر تواضع کرو۔ کہتی ہیں کہ جتنا غبطہ حضرت خدیجہؓ پر آیا کسی عورت پر نہیں آیا۔ اتنا تعلق آخر وقت تک حضور کا رہا اور وہ اتنی نازنین اتنی دولت مند ایسی حیثیت کی عورت جس نے مکہ کے ہر سردار کو ٹھوکر ماری تھی۔

حضور کے ساتھ جب کوئی مصیبت آئی مکہ والوں نے بائیکاٹ کیا اور حضور اور صحابہ کرام ایک گھاٹی میں محصور ہو گئے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جنگل کی گھاس کھاتے کھاتے بکریوں کی مینگنیوں کی طرح پاخانہ ہوتا تھا کوئی آدمی نہ بیچتا تھا، نہ خریدتا تھا، نہ معاملہ کرتا تھا اور حضرت خدیجہؓ کا بائیکاٹ نہیں تھا۔ حضور کو چھوڑ نہیں گئیں بائیکاٹ میں خدیجہؓ شریک رہیں۔ ابو طالب شریک رہے اس کے باوجود کہ کفر تھا لیکن حضور کو نہیں چھوڑا۔ پوری وفاداری سے ساری عمر ابو طالب نے حضور کا ساتھ دیا۔

مقدر میں اسلام نہیں تھا اور اس دنیا سے اسلام سے محروم رہ گئے۔ حضور نے کوشش کی اور یہ کہا یا عمی قل کلمۃ اے چچا ایک کلمہ کہہ دو "احد" مجھے قیامت کے دن لڑ جھگڑ کر چھڑانے کا موقع دے دو۔ اللہ سے میں کہوں گا کہ میں گواہ ہوں۔ میرے سامنے یہ کہا ہے اور کسی طرح آپ کو نجات مل جائے۔ وہ تیار ہوئے ابو جہل نے کہا ناک کٹ جائے گی۔ ہمارے باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دو گے اور ہمارا کیا حشر ہو گا۔ عورتیں طعنہ دیں گی۔ ایسا ہو گا ویسا

ہو گا۔ جب انہوں نے جواب دے دیا تو حضور اٹھ کر آ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علیؓ ابو طالب کے بیٹے آئے اور حضور سے کہا: "ان عمك الضال قد مات" تمہارا گمراہ چچا مر گیا۔ حضور نے فرمایا کیا کروں جاؤ اسے کسی گڑھے میں ڈال دو۔ تو ایمان نہیں لا سکے تو حضور کی شہرت و معاملات' صبر و اخلاق حسنہ سب کے ساتھ تھے کمزوری کے زمانے جب حضور مظلوم تھے تو مظلوم آدمی دب کر سب کے ساتھ اچھے اخلاق برتتا ہی ہے لیکن جب حضور نے ہجرت فرمائی دو سال تک مدینے کے لوگ آتے رہے حج کے زمانے میں حضور کے ہاتھ پر اسلام لاتے رہے اور حضور کے ہاتھ پر بیعت ہوتے رہے اور عرض کرتے رہے کہ حضور بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ ہم لوگ سن سن کر پریشان ہیں۔ مدینہ موجود ہے آجائیے ہم لوگ جان دے دیں گے کوئی آپ کو گزند نہیں پہنچے گا۔ آپ آجائیے۔ حضور نے فرمایا نہیں مصیبتوں سے گھبرا کر آرام اور آسائش کے لئے مکہ چھوڑ دوں' یہ نہیں کروں گا۔ اللہ سب جانتا ہے جو کچھ ہو رہا ہے جب اللہ کہے گا کہ جاؤ تو جاؤں گا اور اللہ نہیں کہتا تو میں مکہ چھوڑ کر مدینہ نہیں جاؤں گا............ تشریف نہیں لے گئے۔ دوسرے سال اور حضرات آئے۔ سات آٹھ اور حضور کے ہاتھ پر ایمان لائے اور بیعت ہوئے اور پھر عرض کیا۔ حضور نے فرمایا نہیں میں اپنی آسانی کے لئے چھوڑ کر چلا جاؤں یہ نہیں کروں گا۔ اللہ خوب جانتا ہے اس کو اختیار ہے جب کہے گا تب جاؤں گا مکہ والوں نے تنگ ہو کر جب ہر تدبیر بیکار ہو گئی اور ایمان کا ایک ماننے والا کسی قیمت پر اسلام چھوڑنے کو تیار نہیں۔ آج تو مسلمان اپنی حیثیت اتنی بگاڑ چکے ہیں کہ چند ٹکوں میں قادیانی ہو جائیں۔ چند روپے میں کافر' مرتد' کرسچین ہو جائیں۔ جو چاہو بنالو۔ ایمان کی کچھ حیثیت ہی نہیں۔ آخرت پر یقین نہیں ہے۔ اس کی فکر نہیں۔ بس ہائے پیسہ ہائے پیسہ۔ خدا کی جائے پیسہ' ہر بے ایمانی پیسے کے لئے کرنے پر مسلمان تیار ہے۔ رات دن جس گلی میں جاؤ ایمانداری کا کوئی کام نام نہیں اور بے ایمانی عام ہے تو بھائیو! ایسی حالت میں حضور نے فرمایا نہیں میں نہیں جاتا۔

حضرت سمیہؓ جوان جوان بیٹوں کی ماں۔ ایک پاؤں ایک اونٹ میں دوسرا دوسرے اونٹ میں باندھ دیا۔ اس اونٹ کو ادھر دوڑا دیا اور اس اونٹ کو ادھر دوڑا دیا۔ دو ٹکڑے ہو گئے۔ آخری سانس تک احد احد اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں۔ جان دے دی تو یہ حال تھا مسلمانوں کا۔ ہر ظلم برداشت کرتے رہے۔

این۔جی۔اوز کا کردار اور علماء کی ذمہ داریاں

آج کل لوگوں کا یہ حال ہے' دنیا کا اس قدر غلبہ ہے کہ پاکستان بنا تو مشرقی پاکستان میں جو مردم شماری ہوئی تو وہاں پورے مشرقی پاکستان میں چھ ہزار عیسائی تھے اور جب پینتیس سال بعد بنگلہ دیش بنا جو مردم شماری ہوئی تو عیسائیوں کی تعداد چھ ہزار سے پچاس لاکھ ہو چکی تھی۔ پینتیس سال کے اندر آٹھ دس جماعتیں اسلام کو ختم کرنے

کے لئے بن چکی ہیں اور قلب ڈھاکہ میں بہت بڑا کالج کرسچنوں کا اور اسی طرح پورے بنگال میں دو دو تین تین میل پر کالج اور یونیورسٹیاں احاطہ اور مکانات اور چرچ بنے۔ وہاں عیسائیت کے لئے کام کرنے والی سب سے بڑے تنظیم این جی اوز ہے۔ یہاں بھی ہے آپ کے ہاں پاکستان میں این جی اوز کے بائیس ہزار سکول ہیں جو Slow poison کے ذریعے مسلمان بچوں کو کرسچین بنارہے ہیں اور نوے ہزار عورتیں ہیں جو این جی اوز کی صرف نوکر ہیں۔ اسلام کو ایک ایک گھر سے ختم کررہی ہیں۔ رات دن کام کررہی ہیں عیسائیت کے لئے۔ اس طریقہ سے ’پیسہ سے ‘ہسپتالوں میں ’ہسپتالوں میں بڑا شور ہے کہ تعلیم دیتے ہیں اور علاج کرتے ہیں اور فری ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش میں یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اور مردان پڑھ قسم کے جاتے ہیں بیچارے اور وہ جاکر کے اپنے آپ کو دکھاتے ہیں تو عیسائی ڈاکٹر ان کو دیکھ کر کے یہ کہتا ہے کہ دیکھو دوالے جاؤ الٹی دوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ سات بار بسم اللہ پڑھنا اور اللہ سے دعا مانگنا کہ اے اللہ شفا دے دے اور یہ کرنا اور وہ کرنا سب سکھائی پڑھائی باتیں اور الٹی دوا دیتا ہے۔ دو تین دن کے بعد مریض پھر آتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بیماری بڑھ گئی ’یہ ہوا‘ یہ ہوا‘ تو کہتا ہے تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوگی۔ دعا نہیں مانگی ہوگی۔ مریض کہتا ہے بسم اللہ پڑھی‘ دعا بھی کی‘ پھر بھی شفا نہیں ہوئی۔ اچھا لاؤ دوسری دوائی دیتا ہوں اور دیکھو تین مرتبہ یہ دعا مانگو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کھانے سے پہلے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہو کہ اے عیسیٰ ہمیں صحت دینا۔ اب ٹھیک دوا دی ہے اس ان پڑھ جاہل نے وہ دعا مانگ لی اور دوا کھالی۔ اس سے فائدہ ہوگیا۔ وہ دوا تھی ہی ٹھیک۔ اس طرح وہ ایسے Slow poison ہر ہسپتال میں ہر سکول میں کرتے ہیں یہ دھوکہ ہے فریب ہے۔

ڈھاکہ میں ایک بڑا افسر ہفتہ وار چھٹی پر گھر آیا۔ بچہ اس کا انگلش میڈیم کرسچین سکول میں پڑھتا تھا۔ وہ بھی چھٹی کر کے آیا۔ باپ کے منہ سے نکلا ایک اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے۔ بیٹے نے فوراً لقمہ دیا۔ ٹوکا No dady God is three, nit one خدا تو تین ہیں۔ ایک نہیں۔ تم نے کیسے کہہ دیا ایک اللہ ہے۔ ماں باپ کو پتہ ہی نہیں چلتا وہ کبھی اس کی فکر نہیں کرتے اور اس طرح Slow poison کے ذریعہ ہر لڑکے لڑکی کا مزاج عیسائیت میں رنگا ہوا بنایا جارہا ہے اور یہی مقصد ہے ان این جی اوز کی کوششوں کا کہ عیسائی اگر نہ بنے چلو اور تو تمام اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہوں۔ شرابی ہوں‘ جواری ہوں‘ زانی ہوں‘ ناجائز تعلقات ہوں اور اسلام سے متنفر ہوں۔ اس طرح کی نسل ہر جگہ بن رہی ہے۔

آپ کے ہاں بھی این جی اوز کام کررہا ہے اور دیہاتوں میں جوان جوان لڑکیوں کو لے جاتے ہیں۔ نوجوان جو دین‘ اسلام‘ نماز‘ روزہ‘ حرام‘ حلال‘ آخرت کچھ نہیں جانتے۔ ان نوجوانوں کو وہ لڑکیاں جو ہیں آپ کے ہاں بہت

سے گانے ہیں' ناچ ہیں' پنجابی کی مختلف زبانوں کے سناتی ہیں اور وہ نوجوان جو بالکل بے خبر ہیں پاگل ہیں وہ ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں اور خیمے لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں رات گزارتے ہیں۔ زنا اور شراب ہوتی ہے اور اس طرح عیسائیت پھیلائی جاتی ہے۔

مسلمانوں کی نسل کو بالکل پتہ نہیں ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں علماء عیش کے عادی ہیں۔ علماء کو چاہئے وہ باسی روٹی سوکھی روٹی پیدل چل کر دین کے لئے مصیبت اٹھائیں۔ پاکستان کے علماء اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کوئی فکر نہیں' نماز نہیں' جماعت نہیں' مسجد نہیں' دینداری نہیں' علم نہیں اور اس طریقہ سے لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔ علماء اپنی نزاکت و مسند سے نیچے اتر کر جائیں اور دین سکھائیں۔ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ معاف کیجئے گا بڑی بڑی تنخواہیں دس دس ہزار روپے کی مدرسے سے ملیں تو مدرسے میں پڑھائیں گے۔ حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ آخری وقت تک پانچ سو روپے تنخواہ لیتے تھے۔ جبکہ اخراجات ہزاروں کے تھے۔ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کی تنخواہ شوریٰ نے بڑھانی چاہی۔ پچاس روپے سے کچھ زیادہ کرنی چاہی۔ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ نہیں بھائی میرے سے تو یہ پچاس روپے کا حساب بھی نہیں دیا جائے گا۔ میں تنخواہ بڑھوا کر کیا کروں گا۔ مجھے نہیں چاہئے بس یہی بہت ہے۔ آپ جو یہ دیوبند دیوبند پکار رہے ہیں' کیا یہ ٹیلیویژن سے ہوا' وڈیو سے ہوا ہے' خون پسینہ اللہ کے لئے ایک کیا ہے' تب ہوا ہے۔ کوئی آدمی پیدا نہیں ہوتا ٹیلیویژن سے اور اے سی سے۔ اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کریں' اللہ مدد کرتا ہے اور سب کچھ کرتا ہے۔ آج تم دیوبند کی نقل نعرے لگاتے ہو اور کہیں دیوبند نہیں۔ ان اکابر کا کوئی نمونہ نہیں' کوئی خون پسینہ ایک نہیں کرتا' کوئی دیہات میں دھکے نہیں کھاتا' کوئی فاقہ نہیں جھیلتا' کوئی اسلام کی فکر نہیں کرتا۔ مرتد ہو رہی ہے نسل اور تیاریاں ہو رہی ہیں کہ کئی کئی ضلعوں کو عیسائی ریاست بنانے کی۔ عیسائی ریاست آپ کے پنجاب میں بنالیں یہ سازشیں ہو رہی ہیں اور آپ کو فرصت نہیں ہے اے سی سے نکلنے کی۔ آپ کو کوئی فکر نہیں کہ مسجد ہے' نہیں ہے' امام ہے' نہیں ہے' موذن ہے' نہیں ہے' جماعت کی فکر کریں' ایمان کی فکر کریں' کوئی توجہ نہیں۔ یہ اللہ کے ہاں پکڑے جائیں گے' چھوٹ نہیں سکتے۔ صرف تنخواہ لے کر مدرسوں میں پڑھاؤ یہ کام بہت ضروری ہے لیکن اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ اسلام رہے گا تو مدرسے رہیں گے۔ اسلام ہی مٹ جائے گا خدانخواستہ تو مدرسے کہاں سے آئیں گے۔ کون طالب علم ہوگا کس کو پڑھاؤ گے۔ اس لئے پہلے دین کی خدمت کرو اس کے لئے محنت کرو' قربانیاں دو۔

بنگال میں ایک شخص جاتا تھا۔ چرچ میں جو وہ کہلوانا چاہتے تھے کہہ دیا کرتا تھا اور پیسے کچھ لے لیا کرتا تھا۔ پھر گاؤں میں آ کر اللہ کے آگے روتا پیٹتا تھا استغفار کرتا تھا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تو سچا ایماندار ہوں۔ پیسے کی

مجبوری ہے‘ غربت ہے‘ کیا کروں۔ کلمہ کفر کہنا پڑتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کی کسی نے اطلاع مشنری والوں کو دے دی کہ جب یہ گاؤں جاتا ہے تو استغفار‘ توبہ رونا پیٹنا کرتا ہے تو اس کے بعد جب یہ گیا تو اس کو پادری نے کہا تم سچے عیسائی نہیں ہو اور تم جھوٹ بولتے ہو ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے‘ چلے جاؤ۔ اب یہ گھر والوں کو مصیبت میں چھوڑ کر آیا تھا کہ پیسے لاؤں گا تو کھانا ہوگا۔ اب کہاں جائے تو اس نے خوشامد کی اور یہ کہا کہ بھئی جو کہو میں کہہ دوں گا۔ کہا کہ نہیں نہیں‘ تم ایسے نہیں ہو‘ جب زیادہ کہا تو کہنے لگے کہ جو ہم کہیں وہ کرنا پڑے گا۔ قرآن زمین پر رکھا اور اس شخص کو قرآن پر کھڑا کیا اور یہ کہا کہ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ قرآن جھوٹا اور بائبل سچا ہے۔ یہ جو آج میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں کہ کرسچین لوگ‘ یہ ہے ان کی حقیقت۔

آج تم ان کے ساتھ منافقت برتو اور ان کے ساتھ صحیح معاملہ نہ کرو تو بوسنیا بنے گا‘ بوسنیا کو سو دے گا‘ کوسوو‘ تمہارا پاکستان انڈونیشیا بنے گا اور تم چین سے نہیں رہو گے اور تمہارے ہی میں سے تیار کئے ہوئے لوگ تمہارے پیٹ میں چھرا ماریں گے۔ انڈونیشیا کے مسلمانوں کا گوشت کباب بنا بنا کر پکایا ہے۔ دنیا میں دیکھو تو ہو کیا رہا ہے۔ اسلام کی فکر نہیں اور نسلوں کی نسلیں مرتد ہو رہی ہیں۔ عیسائی ہو رہے ہیں۔ یہودی ہو رہے ہیں‘ قادیانی ہو رہے ہیں اور کوئی توجہ نہیں۔ میں نہیں کہتا کہ جھگڑا کرو لیکن کم سے کم ان کو دین کی تعلیم تو دو۔ سمجھاؤ تو سہی۔ نماز جماعت کا پابند تو کرو۔ حرام حلال کا پتہ تو ہو۔ کوئی نظام بناؤ کوئی تنظیم بناؤ۔ زکوٰۃ‘ صدقات‘ خیرات دینا گھر کے مصرف میں خرچ کرتے ہو۔ اسلام کے لئے بھی خرچ کرو۔ ان غریبوں کو تم زکوٰۃ نہیں دو گے تو پھر یہ کرسچنوں کے پاس ہی جائیں گے اور اگر ان کی صدقات خیرات سے مدد کرو گے‘ بیواؤں کا‘ یتیموں کا‘ غریبوں کا ہاتھ بٹاؤ گے تو پھر یہ تمہاری بات سنیں گے‘ تمہاری بات میں اثر ہوگا‘ بنگلہ دیش میں مولانا (فضل الرحمن) صاحب دیکھ کر آئے ہیں۔ کچھ کام ہو رہا ہے تو تقریباً چالیس پچاس لاکھ روپے سالانہ جو کام شروع ہوا ہے۔ پچاس دنوں میں نظام قائم ہوا ہے اور دنیا بھر سے زکوٰۃ صدقات جمع کر کے ان غریبوں کو دے رہے ہیں اور ان کو اسلام پر پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ خود معمولی مدد کرنے پر کہتے ہیں کہ مسلمان اگر ہمیں دیکھیں ہماری کچھ خبر لیں تو ہم کافروں کے پاس کیوں جائیں۔ تو اس لئے بھائیو! سوچو واقعات تو بہت ہیں۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا لیکن آج دنیا سے اسلام کو مٹانے کے لئے اسرائیل اور تمام عیسائی ملک کروڑوں ڈالر خرچ کر کے لگے ہوئے ہیں تو اللہ کے بندو دیندار علماء ہفتہ میں ایک دن صرف نکال لو اور کسی ایک گاؤں میں دو چار اس میں ہر ضلع کے لوگ اور مدرسے کے لوگ جائیں اور جا کر پہلی بات یہ کہ نماز اور جماعت اور ہر گاؤں میں یہ کام ہو تاکہ نماز اور جماعت ہو پانچوں وقت اور بچوں کو دین کی تعلیم ہو سکے اور یہ نگرانی ہو کہ کوئی اسلام دشمن عورت یا مرد اس گاؤں میں نہ آنے پائے۔ اس کی فکر کرنی

چاہئے کم از کم اتنا تو کرنا چاہئے لیکن وہ مدرسے والے بد قسمتی سے اے سی کولر اور جناب کیا کہوں؟ کیسے ان کو مصیبت اٹھانے کی' قربانی کی توفیق ہو۔ وہ عیش و آرام میں زندگی گزار رہے ہیں اور اسلام کا بستر بوریا بندھ رہا ہے۔

آپ کو یہ تکبر ہے کہ ہمارا ملک پاکستان ہے۔ حالانکہ اندر سے کھوکھلا ہو گیا ہے۔ ضلعوں کے ضلع ارتداد کے شکار ہیں اور قسم قسم کی تحریکات چل رہی ہیں۔ کوئی گمراہی ایسی نہیں جو آپ کے ملک میں بر آمد نہ ہوتی ہو۔ آپ کچھ توجہ کیجئے۔ مسلمانوں کو سیدھے راستے پر لایئے' چاہئے اللہ نے آپ کو کاریں بھی دیں ہیں پیسہ بھی دیا ہے' زکوٰۃ بھی نکالتے ہیں' مدرسوں میں بھی خرچ کیجئے' لیکن غریبوں کی طرف بھی توجہ کیجئے۔ تو بھائیو! اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے راستے پر چلو۔

ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں شہروں میں فتنہ ہے اہل قرآن کا۔ عیسائیوں اور شیعوں کی جھوٹی کتابیں لکھی اور پڑھی جارہی ہیں۔ قرآن کے مقابلے میں' قرآن نے اس کو حرام کیا ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو حرام کیا ہے اس کے باوجود اس کو دلیل بنایا جاتا ہے جھوٹی کہانیوں کو' اسرائیلیات کو اور صحابہ کرام کو متہم کیا جاتا ہے اور ایمان خراب کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو اہل قرآن ہیں حقیقت میں وہ جھوٹے ہیں۔ قرآن کو نہیں مانتے۔ قرآن میں اللہ نے اللہ کی اطاعت اور حضور کی اطاعت دونوں کا حکم دے کر دونوں کو فرض کیا ہے۔ جب حضور ﷺ کی سنتوں کا انکار' حدیثوں کا انکار کرتے ہیں تو قرآن کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ اہل قرآن نہیں ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں۔ دھوکہ دیتے ہیں اور جہنم میں جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جو شیعوں کی کتابیں پڑھتے ہیں ان کو اللہ نے صحابہ کرام کی مخالفت کی لعنت میں گرفتار کر لیا ہے تو بہر حال ایمان کی فکر کرو اور گمراہیوں سے بچاؤ۔

ہمارے ہندوستان میں کچھ نوجوان اسی طرح کے بچے ہوئے ہیں۔ ایک نوجوان باہر سے آرہا تھا۔ گورنمنٹ نے اسے پکڑ لیا کچھ شبہ ہوا ہو گا کوئی اطلاع ہوئی ہو گی۔ پانچ کروڑ روپیہ پکڑا گیا لے کر آرہا تھا۔ پانچ کروڑ روپیہ اسی تحریک کے لئے تو مسلمان کا ایمان کوئی چیز نہیں۔ جب چاہو خرید لو قادیانی بنالو' جب چاہو خرید لو عیسائی بنالو' جب چاہو خرید لو اہل قرآن بنالو۔ تمام گمراہیاں مسلمان قبول کرنے کو تیار ہے۔ بد قسمتی سے ایسا ہو گیا۔ ایمان سے بیر ہے اور پیسہ خدا بن گیا ہے۔ ان چیزوں سے بچنا چاہئے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے اور گمراہی اور جہنم سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور شر و رو فتن سے بچائے اور صحیح راستے پر چلائے۔ میں (دارالعلوم دیوبند کے) حضرت مہتمم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور کچھ نہیں تو دعا تو کرا ہی دیں۔

☆......☆......☆

تحریر: مولانا اللہ وسایا

حاصل مطالعہ

بکھرے موتی

اصحاب الجنۃ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی۔ (دو تہائی سبحان اللہ!) (مستدرک ج۱ ص۲۶۵)

چار چیزوں سے پناہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا چار چیزوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں:

(۱)............علم جو نفع نہ دے۔

(۲)............دل جو ڈرنے والا نہ ہو۔

(۳)............نفس (طبیعت) جو سیراب نہ ہو۔

(۴)............دعا جو قبولیت کا درجہ نہ پاسکے۔ (مستدرک ج۱ ص۳۰۰)

آپ ﷺ کی مسکراہٹ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو صحابہؓ (احترام کے مارے گردنیں جھکائے ہوتے تھے) میں سے سر اٹھا کر آپ ﷺ کی طرف کوئی نہ دیکھتا تھا۔ سوائے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے۔ آپ ﷺ کے تشریف لانے پر یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرماتے تھے۔ (مستدرک ج۱ ص۳۲۶)

تذکرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کا نام حضرت سارہ تھا۔ دوسری کا نام حضرت ہاجرہ تھا۔ حضرت ہاجرہ مصر کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ ان میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جبکہ پہلی اہلیہ حضرت سارہ سے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو مکہ کے بے آب و گیاہ میدان میں لاکر اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا۔ اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام شیر خوار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا یہ اہتمام کیا کہ زمزم کا چشمہ جاری کردیا۔ جو آج بھی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نشانی و معجزہ کے طور پر جاری وساری ہے۔

نبی کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں سیدنا ابرھیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو قربان کریں۔ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے خواب کا قرآن مجید نے ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے: " یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تریٰ.........قد صدقت الرؤیا"ابراھیم علیہ السلام نے خواب کی بنا پر: " تله للجبین ۰ "ان کو قربان کرنے کے درپے ہوئے۔ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا خواب کی بنیاد پر بیٹے کو قربان کرنے کے درپے ہونا اور بیٹے کا اسماعیل علیہ السلام کا سراپا تسلیم ورضابن کر قربان ہونے کے لئے اپنی گردن پیش کرنا۔ دونبیوں کے طرز عمل پر قرآن گواہ ہے کہ یہ سب کچھ خواب کی بنیاد پر تھا جو نص اور دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے بھی فرمایا: " رؤیا الانبیاء وحیی ۰ "

بناء کعبہ

کعبہ کی بنائے اول سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ بنائے کعبہ ثانی سیدنا ابراھیم علیہ السلام وسیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی۔ مقام ابراھیم جو آج چمکتی دمکتی اصل حالت میں موجود ہے۔ یہ وہ نشانی ہے جو امت محمدیہ ﷺ کے لئے محفوظ ومامون ہے۔ فلحمد للہ!

حق الیقین

یقین وایقان کے تین درجے ہیں۔ یقینی طور پر کوئی کسی بات کا علم ہوجائے یہ علم الیقین ہے۔ علم کے بعد اسی چیز کا مشاہدہ ہوجائے تو یہ عین الیقین ہے۔ مشاہدہ کے بعد اگر ذاتی طور پر تجربہ ہوجائے تو یہ حق الیقین ہے۔ یقینی طور پر سیب ایک پھل ہے۔ یہ علم الیقین ہے۔ سیب کو درخت پر لگا ہوا دیکھ لیں یہ عین الیقین ہے۔ اسے استعمال کرلیں تو یہ حق الیقین ہے۔ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا: " کیف تحیی

الموتی ۰ "سے سوال کرنا اور :"ولکن لیطمئن قبلی ۰ "یہ حق الیقین کا درجہ ہے۔ علم الیقین عین الیقین تو پہلے تھا یہ حق الیقین کا حصول ان کو دنیا میں ہو گیا۔ باقی لوگوں کے قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد ہو گا۔

تذکرہ حضرت اسحٰق علیہ السلام

حضرت سارہ سے سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے کے بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو جب حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تو اس وقت آپ کی عمر سو سال تھی۔ اور حضرت سارہ کی عمر نوے سال کی تھی۔ یہ خوشخبری سن کر حضرت سارہ کو مارے تعجب کے ہنسی آگئی۔ اسحٰق کا معنی خوشی ہوتا ہے۔ ہنستا ہے۔ اس سے حضرت سارہ کو خوشی ہوئی اس لئے ان کا نام اسحٰق علیہ السلام رکھا گیا۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔

حضرت لوط علیہ السلام

سیدنا لوط علیہ السلام سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے برادر زادے (بھتیجے) تھے۔ ان کا بچپن سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے سایہ میں گزرا۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ہجرتوں میں حضرت لوط اور ان کی اہلیہ آپ کے ساتھ رہیں۔

اردن کی وہ جانب جہاں آج بحر میت یا بحر لوط ہے یہاں سدوم وعامورہ کی بستیاں تھیں۔ ان کی طرف لوط علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہ بستیاں اپنی نافرمانیوں وبداعمالیوں کے باعث ہلاک ہوئیں۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس تین فرشتے آئے جو بظاہر نوعمر جوان انسان معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے حق میزبانی کے لئے بچھڑا ذبح کیا۔ اسے بھون کر ان کے آگے رکھا تو انہوں نے نہ کھایا۔ سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے خوف محسوس کیا کہ یہ دشمن ہیں (اس لئے کہ اس وقت دشمن کھانا نہ کھاتے تھے) ابراھیم علیہ السلام نے کھانا نہ کھانے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں۔ قوم لوط کی تباہی کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ قوم لوط علیہ السلام کی طرف گئے۔ لوط علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والوں کے علاوہ باقی پوری قوم جو نافرمان تھی بمع لوط علیہ السلام کی نافرمان بیوی کے سب ہلاک ہوئے۔ ہیبت ناک آواز سے بےہوش ہوئے پھر اس بستی کو اوپر لے جا کر اوندھا گرا دیا گیا۔ اور اوپر سے پتھروں کی بارش نے ان کا نام ونشان تک مٹا دیا۔ (العیاذ باللہ!)

" فلماجاء امرنا جعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليها حجارة من سجيل منضود ۰ مسومة عندربك ۰ وماهي من الظالمين ببعيد ۰ "

تذکرہ سیدنا یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کا تذکرہ دس جگہ پر آیا ہے۔ مگر نام کے ساتھ صرف دو مقامات پر ذکر ہے۔ یہ کنعانیوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

مسجد میں جانے کی فضیلت

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اندھیرے میں مسجد کو جاتا ہے قیامت کے دن نور (روشنی) تام اسے نصیب ہوگا۔ (مستدرک ج ۱ ص ۲۶۸)

نماز میں چوری

آپ ﷺ نے فرمایا برا آدمی وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ نماز میں چوری کیسے؟ فرمایا رکوع و سجدے کو پورا نہ کرنا۔ (نماز کی چوری ہے۔) (مستدرک ج ۱ ص ۲۹۳)

بقیہ: خطاب حضرت جالندھریؒ

تھے۔ ساری امت ہر زمانہ میں اس پر متفق رہی ہے باقی رہے واقعہ معراج کے انکار کرنے والے' تو وہ دو قسم پر ہیں۔

ایک تو وہ لوگ ہیں کہ جب انگریزی راج یہاں ہوا تو انگریزوں نے غلام ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کی سرگرمیاں وسیع پیمانے پر پھیلادیں۔ یورپ کے بڑے بڑے عیسائی پادری منگائے وہ لوگ جن کی آنکھیں مغربی فلسفہ وتمدن کی جھوٹی چمک سے خیرہ ہوچکی تھیں جب وہ عیسائی پادریوں کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکے تو انہوں نے واقعہ معراج کا سرے سے انکار ہی کردیا۔ عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے اگر جواب کسی نے دیئے تو ان میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا خلیل احمد انبیٹھویؒ کا نام سرفہرست ہے۔ دوسرا انکار کرنے والا مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اس نے اس لئے انکار کیا کہ وہ نبوت کا مدعی تھا نبوت کے دعویٰ کو معجزہ ثابت کرسکتا تھا چونکہ وہ کوئی معجزہ پیش نہیں کرسکتا تھا اس لئے اس نے معجزات کا ہی انکار کیا اور وہ معجزات جن کا انکار کیا ان میں ایک معراج بھی تھا۔ اس لئے معراج کا بھی انکار کردیا۔ باقی امت کا یہ اجماعی مسئلہ ہے اور ہمارا سب کا اس پر ایمان ہے نماز کا تحفہ آپ ﷺ لے کر آئے تھے جسے ادا کرنا ہم پر فرض ہے امید ہے کہ سب لوگ دعا کریں گے کہ خدا صراط مستقیم پر چلائے۔

مرسلہ : مولانا محمد علی صدیقی

قابل تعجب ایمان

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد گرامی اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے قابل تعجب ایمان کس کا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا فرشتوں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور ہی میں ہمہ وقت حاضر ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو اس کے بعد خدا تعالیٰ کے نبیوں کا ایمان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ خدا تعالیٰ کی وحی ان پر اترتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اچھا تو پھر ہمارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سن لو میرے نزدیک تو سب سے زیادہ قابل تعجب ایمان ان لوگوں کا ہے جو تمہارے بعد آئیں گے۔ ان کو چند اوراق ملیں گے اس میں ایک مقدس کتاب (قرآن) ہوگی۔ وہ جو کچھ اس میں لکھا پائیں گے اس پر ایمان لے آئیں گے۔ (ابن کثیر)

اس حدیث کو حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ نے اپنی کتاب ترجمان السنہ جلد ۳ ص ۹ پر اس کی تفصیل یوں درج فرمائی ہے:

یہاں آئندہ امت کے ایمان کو قابل تعجب کہا گیا ہے۔ افضل نہیں کہا گیا اور جہاں افضل کہا گیا ہے وہاں بھی اس تعجب کا اظہار منظور ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یوں ہے کہ فرشتے اور تم لوگ اگر ایمان رکھتے ہو تو اس کے اسباب بھی ان کے اور تمہارے سامنے موجود ہیں۔ فرشتے تو براہ راست بارگاہ احدیت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کا ایمان تو ایمان بالغیب ہے ہی نہیں۔

انبیاء علیہم السلام کا ایمان اگرچہ ایمان بالغیب ہے مگر ان کی متکفل و مربی خود قدرت ہوتی ہے۔ ان کا تعلق عالم غیب سے اگرچہ پس پردہ ہے مگر پھر بھی براہ راست ہوتا ہے۔ تمہارا معاملہ بھی صاف ہے یعنی عالم غیب اگرچہ بلاواسطہ تمہاری آنکھوں کے سامنے نہ ہو مگر میں عالم غیب کا بلاواسطہ ترجمان تو تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہوں تو تم مجھے دیکھ کر عالم غیب کا یقین اپنے عینی مشاہدات سے بڑھ کر حاصل کر سکتے ہو۔ اب رہ گئی صرف وہ امت جس کو نہ عالم غیب کا مشاہدہ حاصل ہوگا اور نہ ان کی آنکھوں کے سامنے میری بصیرت افروز ہستی ہوگی۔ ایک

خدا کی مقدس کتاب ہوگی اور اس کے رسول کے کچھ محفوظ اقوال و آثار ہوں گے۔ وہ ان کو دیکھ کر ایمان لے آئی گی۔ ان کا ایمان اگرچہ نامساعدت اسباب کی وجہ سے اس درجہ پر نہ ہوگا لیکن قابل تعجب ضرور ہوگا۔ فضیلت کلی گو تم کو حاصل ہو لیکن ایک وجہ سے فضیلت جزئیہ کے حق دار وہ بھی رہیں گے اور اس پیرایہ سے رحمتہ اللعالمین حضور نبی مکرم ﷺ کی ساری کی ساری امت رشک کے قابل بن جائے گی۔ کوئی کسی وجہ سے کوئی کسی جہت سے۔ اس لئے حدیث میں ارشاد ہے میری امت کی مثال بارش کی سی ہے جس کے متعلق یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ نفع بخش ہے یا آخری۔

یہ حدیث طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کی ہے۔ اس کے شروع میں یہ قصہ بھی منقول ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے پوچھا پانی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں پھر آپ ﷺ نے پوچھا اچھا کوئی مشک ہے۔ لوگ مشک لے آئے اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک رکھا اور اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ ان کے درمیان سے پانی اس طرح پھوٹ کر بہنے لگا جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء کے ذریعہ سے بہنے لگا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بلال آواز دے دو کہ لوگ وضو کر لیں اور لوگ تو وضو کرنے میں مصروف ہو گئے مگر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے کہ ان کو اس پانی کے پینے کی فکر لگ رہی تھی۔ جب سب لوگ وضو سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد اپنے صحابہؓ سے وہ سوال کیا جو یہاں مذکور ہے۔ (در منثور ج نمبر ۱ ص ۲۶)

یعنی قابل تعجب ایمان کس کا نہ فرشتوں کا' نہ انبیاء مرسلین کا' نہ صحابہ کرامؓ کا بلکہ قابل تعجب ایمان اس جماعت کا جو حضور ﷺ کے اس دنیا کے رخصت ہونے کے بعد دنیا میں آئے گی اور چند اوراق جس میں قرآن مجید اور اقوال حدیث شامل ہیں ان کو مل گئے تو وہ ایمان لے آئے اور پختہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ایمان پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!!!

☆......☆......☆

آنحضرت ﷺ نے فرمایا!

☆......جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے مال کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔

☆......ایمان دار کا غصہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور راضی بھی جلد ہوا کرتا ہے۔

تحریر: سید احمد حسین زید

نصاب سے اسلامیات کا اخراج اور حکومتی اقدامات

شاعر مشرق مفکر پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے تعلیم کو سہ جہتی قرار دیا ہے۔ انہوں نے تعلیم کے تین بنیادی عناصر نصاب‘ بچہ اور معلم کو قرار دیا ہے۔ پاکستان دنیا کی پہلی نظریاتی مملکت کہلاتی ہے اس کی نظریاتی اساس اسلام ہے۔ اسی لئے روز اول سے ہی اس کے تعلیمی نظام کو اسلامی خطوط پر ڈھالنے کا فیصلہ کر لیا گیا اور یہ فیصلہ ابھی تک تدریجی مراحل سے گزرتا ہوا نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998ء تا 2010ء تک پہنچا جس میں پہلی جماعت سے بی اے تک اسلامیات کا مضمون لازمی قرار پایا اور پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا۔ جو بعد ازاں میٹرک تک کر دیا گیا۔ اسی پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامیات لازمی کے نصاب پر نظر ثانی کی گئی اور اسے پہلی سے ہشتم جماعت تک کے نصاب سے مربوط بنانے کے لئے وفاقی وزارت تعلیم (کریکولم ونگ) حکومت پاکستان اسلام آباد نے اپنے سرکلر F-1-1/98 مورخہ 27 اکتوبر 1998ء کے تحت چوہدری منیر احمد جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر وفاقی وزارت تعلیم (کریکولم ونگ) کی نگرانی میں نصاب سازی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے جماعت نہم اسلامیات لازمی کا جو نصاب مرتب کیا وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے مارچ 1999ء میں شائع کر دیا جو زیر تدریس رہا۔ اس کورس میں قرآن مجید باترجمہ کے تحت سورہ توبہ‘ سورۃ ابراہیم‘ سورۃ نحل‘ سورۃ قٓ اور سورۃ رحمٰن شامل کی گئیں۔ جبکہ عربی لازمی حصہ میں خلق آدم علیہ السلام سے ایوب علیہ السلام تک کے واقعات وحالات کو شامل نصاب کیا گیا۔ اس پر لوگوں کی شکایات اور غیر ملکی دباؤ پر خصوصی کمیٹی بسلسلہ نئی درسی کتاب اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم ودہم قائم کی گئی جس نے 29 مئی 1999ء کو اجلاس کیا اور اپنی سفارشات پیش کیں۔ کمیٹی نے قرار دیا کہ :

(1)............ جماعت نہم ودہم کا نصاب جو اپریل 1999ء سے نافذ ہو چکا ہے نہایت موزوں ہے یہ بدستور برقرار رہے گا۔

(2)............ بعض اداروں میں چونکہ ششم تا ہشتم عربی لازمی کی تدریس نہیں ہو رہی تھی۔ نیز اسلامیات کے اساتذہ نئے نصاب کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھے۔ لہٰذا ان کی سہولت کی خاطر صرف ایک

سیشن کے لئے امتحانی پرچہ میں مناسب رعایت دی جائے گی۔ یہ رعایت صرف سیشن 1999ء ‘2001ء کے لئے ہوگی۔اس فیصلہ کے مطابق قرآنی حصہ میں سے صرف مندرجہ ذیل سورتوں سے سوال پوچھے جائیں گے۔ جماعت نہم سورۃالتوبہ‘ سورہ ق اور سورۃالرحمٰن۔ جماعت دہم سورۃالاسریٰ‘ سورۃالاحزاب اور سورۃالحشر۔

(3)............ موجودہ سکیم آف سٹڈیز سیشن 1999ء ‘2001ء کے لئے برقرار رہے گی اور نمبروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہوگی۔ قرآنی حصہ 50 نمبر‘ حدیث 10 نمبر موضوعاتی مطالعہ 15 نمبر میزان 75 نمبر۔

(4)............ یہ سفارش بھی کی جاتی ہے کہ عربی اور اسلامیات کے اساتذہ کی تقرری کے لئے کم از کم تعلیمی تعین کر کے تمام متعلقہ محکموں کو اس سے فوری طور پر آگاہ کیا جائے۔

(5)............ جماعت ششم تا ہشتم عربی و قرآن مجید باترجمہ کی طرح جماعت نہم و دہم اسلامیات و قرآن مجید باترجمہ (لازمی) کے لئے بھی ٹیچرز گائیڈ تیار کی جائے۔ مزید برآں ماسٹر ٹریزز (تربیت اساتذہ) کا پروگرام ہنگامی بنیادوں پر مرتب کیا جائے۔

نوٹ: مندرجہ بالا رعایت صرف 1999ء ‘2001ء کے لئے ہوگی۔ اس سیشن کے بعد یہ نوٹیفکیشن خود بخود غیر موثر ہو جائے گا۔

(6)............ انٹرمیڈیٹ کی سطح پر بھی اس طرح کی کمیٹی بنا کر سفارشات مرتب کی جائیں۔

(7)............ کمیٹی نے بڑے دکھ کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ تدریس عربی و اسلامیات میں پریشانی اور مختلف مسائل اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ صوبوں میں سرکاری و پرائیویٹ اداروں میں وفاقی حکومت کے قرآن مجید باترجمہ اور عربی لازمی کے حکم نامہ پر بالفعل عمل نہیں ہوا۔ اس لئے کمیٹی وزارت تعلیم سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ تمام صوبوں کو ڈائریکٹو کے عملی نفاذ کا پابند بنایا جائے اور اس سلسلہ میں ملکی سطح پر سروے کیا جائے اور جن لوگوں نے اس مقدس مشن میں فعال کردار انجام نہیں دیا بلکہ تغافل برتا ان کا محاسبہ کیا جائے۔

29 جون 1999ء کو نوٹیفکیشن نمبر 1037 اکیڈمک وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے جاری کیا جس میں کورس کو مختصر کر دیا گیا اور دہم 2001ء کے لئے درج ذیل نصاب مقرر کیا گیا۔

حصہ اول قرآن مجید سورۃ توبہ‘ سورۃالاحزاب‘ سورۃالممتحنہ ‘50 نمبر‘ حصہ دوئم احادیث بیس احادیث 10 نمبر‘ حصہ سوئم موضوعاتی مطالعہ 15 نمبر‘ قرآن مجید تعارف‘ حفاظت و فضائل اللہ و رسول اللہ کی محبت و اطاعت علم کی فرضیت و فضیلت‘ زکوٰۃ فرضیت‘ اہمیت و مصارف‘ طہارت و نظافت جسمانی‘ صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی عائلی زندگی کی اہمیت‘ ہجرت و جہاد جبکہ جماعت نہم و دہم 2002ء کے لئے درج ذیل نصاب جاری کیا گیا۔

حصہ اول قرآن مجید سورۃ الانفال' سورۃ التوبہ' سورۃ الاحزاب' سورۃ الممتحنہ' حصہ دوئم اللغتہ العربیہ وقوائدھا. خلق آدم علیہ السلام یا ایوب علیہ السلام' حصہ سوئم وچہارم احادیث وموضوعاتی مطالعہ حسب سابق رکھا گیا۔

اس طرح مرحلہ وار قرآن مجید کی سورتیں ابراھیم' سورۃ النحل' سورۃ ق' سورۃ رحمٰن' سورۃ الاسریٰ اور سورۃ حشر کو نصاب سے خارج کر دیا گیا جبکہ عربی کو غیر ملکی زبان قرار دیتے ہوئے اس پر ویسے ہی قد غن لگا دی گئی اور سرے سے ہی نصاب سے خارج کر دیا گیا۔ مارچ 2001ء میں حکومت پاکستان وفاقی وزارت تعلیم کے شعبہ نصاب کے جاری کردہ نصاب کے مطابق نہم ودہم کی اسلامیات لازمی 2002ء اور اس کے بعد کے لئے درج ذیل نصاب کو برقرار رکھا گیا۔

حصہ اول قرآن مجید سورۃ انفال' سورۃ الاحزاب' سورۃ الممتحنہ' حصہ دوم میں سے عربی لازمی قوائد کو خارج کر دیا گیا اور قرآن پاک ناظرہ مکمل شامل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ احادیث اور موضوعاتی مطالعہ حسب سابق رہا۔ اس طرح نصاب سے تدریجاً نصاب گھٹاؤ پالیسی کے تحت سورۃ توبہ کو خارج کر دیا گیا ہے۔

اس تمام معاملہ پر غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حکومت نے مرحلہ وار نصاب کو غیر اسلامی بنانے کا امریکی ایجنڈا اپنا رکھا ہے۔ جہاد وہ جذبہ ہے جو مسلمانوں کی آزادی کا ضامن ہے امریکہ کو اسی جذبہ سے ضد ہے۔ اس لئے اسلامیات کے نصاب کو مرحلہ وار گھٹایا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی طبقہ منظم ہو اور اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس عالمگیر لادینی مذموم مہم کا دلیرانہ سامنا کرے وگرنہ ترکی جیسے ریاستی ومعاشرتی ڈھانچہ کی زد سے ملک عزیز کا بچانا محال ہوگا اور اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان سے اسلام کو خدانخواستہ دیس نکالا مل جائے گا۔

تحفظ ختم نبوت اور شفاعت محمدی ﷺ

اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟۔

(حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)

ادارہ

قادیانیت ایک فتنہ دعوت غور وفکر

نبوت ورسالت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور جناب محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس پر ختم ہوا۔ گویا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی آنحضرت ﷺ ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس عقیدہ کو عقیدہ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ دین اسلام کا محور اور مرکزی عقیدہ ہے کیونکہ پورے دین اسلام کی خوب صورت عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی تاقیامت اسی عقیدہ کی خیر وبرکت میں پنہاں ہے۔ قرآن مجید نے ایک سو مرتبہ اور صاحب قرآن نبی آخر الزمان ﷺ نے دو سو دس مرتبہ اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دی ہے۔ اسلام میں صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ چنانچہ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر ومرتد اور واجب القتل قرار دے کر اسے مع اس کی جماعت کے جہنم رسید کیا۔

ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص جو دماغی طور پر معذور نہ ہو سنجیدگی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔

برصغیر میں انگریز کے عہد کے دوران جب مسلمانان ہند ظلم وستم کی چکی میں پس رہے تھے اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا نیا نیا طریقہ واردات ایجاد کیا جاتا تھا انہی ایام میں انگریز سامراج نے دین اسلام سے ازلی دشمنی کا اظہار کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈال کر اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے وحدت ملی کی دیوار میں نقب زنی کے لئے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کے عوض انگریز گورنمنٹ سے مراعات حاصل کیں اور اپنے کفریہ عقائد وعزائم کی تشہیر وتبلیغ کے لئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ اسلام دشمن سیاسی وسازشی فتنہ ہے جس کو مرزا

غلام احمد قادیانی نے مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کی خطرناک سازش دور فرنگی میں فرنگی کے اشارہ پر تیار کی تھی۔ قادیانیت انگریز کا "خود کاشتہ پودا" ہے اور قادیانی عالمی صیہونی تحریک کے آلہ کار' یورپ کے تربیت یافتہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت' ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیت حضور ﷺ سے بغض و عناد' ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور یہودیت کے مکرو فریب اور دجل کا دوسرا نام ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد!

خدا تعالیٰ' انبیاء کرام علیہم السلام' صحابہ کرامؓ قرآن مجید' حرمین شریفین اور مسلمانان عالم کے متعلق قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا نمونہ خود قادیانیوں کی کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں:

❖............ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱' خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸' از مرزا قادیانی)

❖............ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴' خزائن ص ۵۶۴ ج ۵' از مرزا قادیانی)

❖............ "محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳' خزائن ص ۲۰۷ ج ۱۸' از مرزا قادیانی)

❖............ "(آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب) عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

❖............ "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔" (کشتی نوح ص ۷۳' خزائن ص ۷۱ ج ۱۹' از مرزا قادیانی)

❖............ "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ' خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱' از مرزا قادیانی)

❖............ "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت مرزا غلام احمد (قادیانی) کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں تھے۔" (ماہنامہ المہدی ص ۵۷ بابت ماہ جنوری فروری ۱۹۱۵ء)

❖............ "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں

سے ہوں۔"(ایک غلطی کا ازالہ ص ۹' خزائن ص ۲۱۳ ج ۱۸' از مرزا قادیانی)

◆............"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۴۱' از مرزا قادیانی)

◆............"انا انزلناہ قریباً من القادیان"(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۷۵' از مرزا قادیانی)

◆............"لوگ بھی معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔"(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲' خزائن ص ۳۵۲ ج ۵' از مرزا قادیانی)

◆............"

زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(در ثمین ص ۵۲' از مرزا قادیانی)

◆............"کنجریوں کی اولاد نے میری (مرزا قادیانی) تصدیق نہیں کی۔"(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷' ۵۴۸' خزائن ص ۵۴۷' ۵۴۸ ج ۵' از مرزا قادیانی)

◆............"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"(نجم الہدیٰ ص ۵۳' خزائن ص ۵۳ ج ۱۴' از مرزا قادیانی)

◆............"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"(آئینہ صداقت ص ۳۵)

مسلمان بھائیو! مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا یہ کفریہ اژدھا نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کی خاطر بڑھا چلا آرہا ہے۔ وہ کیسا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دلوں کو دہلا دینے والے ان کفریہ عقائد و عزائم سے آنکھیں بند کر کے لبوں پر مہر سکوت طاری کر کے آرام سے بیٹھا رہا ہے؟ رسول رحمت ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان بھائیو! آپ کی غیرت ایمانی کہاں سو گئی ہے؟ قادیانیت کی زبان بے لگام کو کون لگام دے گا؟۔ آج روح محمد ﷺ تم سے سوال کرتی ہے کہ تم نے اپنی ذات' والدین' بہن بھائی' دوست احباب' خاندان' برادری' کنبہ و قبیلہ کی ناموس کے تحفظ کا بندوبست کرتے ہوئے اپنے دشمن سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے میں تو کوئی تاخیر نہ کی لیکن میرے دشمن' میرے اصحاب کے دشمن' قرآن و سنت اور عالم اسلام کے دشمن کے ساتھ تمہارے تعلقات' دوستیاں' اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا' بول چال' سلام و کلام' لین دین' شادی غمی' کاروبار میں شرکت چہ معنی دارد؟۔

پروفیسر منور احمد ملک

بسلسلہ میں ایک احمدی تھا

قادیانیوں پر چندوں کا بوجھ

قادیانی جماعت میں مالی قربانی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ افراد جماعت کو یہ باور کروایا جاتا ہے کہ خدا کے راستے میں قربانی دینے سے آپ کے مال میں برکت پڑے گی اور اس کے لئے قادیانیت کے آغاز میں دی جانے والی قربانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مالی کمزوری کی وجہ سے چندہ لیا تاکہ کتابوں کی اشاعت کر سکیں۔ پھر جلسہ سالانہ کا آغاز کیا تو اس کے لئے بھی چندہ اکٹھا کیا۔ پھر اشاعت کا سلسلہ چل نکلا تو باقاعدہ چندہ وصولی شروع ہو گئی۔

اب مالی قربانی کے نام پر قادیانیوں پر درجن سے زائد چندوں کا بوجھ ہے جن کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ اگر چندے نہ دیئے جائیں تو وہ بطور بقایا اس آدمی کے ذمہ درج ہو جائیں گے۔ پھر جماعت میں اس کی تشہیر کی جائے گی۔ اس کو نادہندہ قرار دیا جائے گا نہ اسے ووٹ دینے کا حق ملے گا نہ ہی کوئی عہدہ مل سکے گا۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے تو یہ ایک قسم کی عبادت ہے جو ادا کرنے سے ثواب تو ملے گا نہ کرنے سے گناہ نہیں ملے گا اور نہ کوئی تعزیر۔ یہ آدمی کے ایمان اور عقیدے کے مطابق ہو گی۔ ایمان کی پختگی زیادہ مالی قربانی پر مجبور کرے گی جبکہ ایمان سے دوری مالی قربانی سے بھی دور کر دے گی۔ اگر مالی قربانی کو اس تعریف اور تفصیل کے مطابق دیکھیں تو قادیانیوں میں مالی قربانی کا جذبہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کا تجربہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں کو مکمل چھوٹ دے دی جائے کہ نہ تو آپ کا بجٹ بنے گا نہ آمدن پوچھی جائے گی نہ آپ کے ذمہ کوئی بقایا لکھا جائے گا نہ ووٹ وغیرہ کے حق سے محروم کیا جائے گا۔ آپ جتنی چاہیں مالی قربانی کریں جتنا دیں گے اتنا وصول کر لیں گے۔ زیادہ دینے پر مجبور نہیں کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ قادیانی جماعت پہلے سال ہی دیوالیہ ہو جائے گی۔ ہاں دس بارہ سال گزرنے کے بعد کچھ قادیانی یا نئے قادیانی یا نئی نسل مالی قربانی کی مد میں کچھ ادا کرے گی۔

1989ء میں جب گورنمنٹ کالج ٹاہلیانوالہ جہلم میں بطور لیکچرار ٹرانسفر ہو کر آیا اور محمود آباد جہلم اپنے آبائی گاؤں میں رہنا شروع کیا تو اس وقت مقامی جماعت جس میں نوجوانوں اور بڑوں کی تعداد (18 سال سے زائد عمر کے 100) افراد سے کچھ زیادہ تھی۔ ان میں صرف 14 افراد باقاعدگی سے چندہ دے رہے تھے اور جب نومبر'

دسمبر 1989ء میں جماعت کا الیکشن ہوا تو میرے سمیت کل 15 افراد ووٹ بیٹھ سکے کیونکہ باقی سب نادہندگان میں شامل تھے اور ان کو الیکشن کے وقت اٹھادیا گیا۔

اب صرف 15 فیصد باقاعدگی سے چندہ دے رہے تھے اسی 15 فیصد تعداد کے پیچھے بار بار چندے کی ادائیگی کی تلقین مرکز سے چندے کی وصولی کے لئے سال میں کئی بار آنے والے انسپکٹرز کی کارکردگی کسی نہ کسی نوجوان کی طرف سے سیکرٹری مال کی معاونت کرتے ہوئے تمام لوگوں کے پاس جاکر چندے کی وصولی کی کوششیں وغیرہ شامل تھیں۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ان افراد کو بھی یہ مکمل آزادی ہوتی کہ وہ مالی قربانی کرنا چاہیں تو ان کی مرضی' تو یقیناً 2/3 فیصد رزلٹ سامنے آتا یا شاید یہ بھی نہ ہوتا۔ پھر جب راقم نے اپنے دوستوں کو ملا کر جماعت کو ایکٹو کرنے کی کوششیں کیں تو اکتوبر 1990ء میں ضمنی الیکشن میں 62 فیصد چندہ دہندگان نے حصہ لیا گویا یہ تعداد 15 سے 62 فیصد تک جا پہنچی۔ مزید کوششوں سے یہ تعداد 75 فیصد تک جا پہنچی پہلے جماعت کو (چناب نگر سابقہ ربوہ کو) محمود آباد جہلم سے اوسطاً دو ہزار روپے ماہوار مل رہے تھے۔ میری اور میرے دوستوں کی کوششوں سے پندرہ سے بیس ہزار ماہوار ملنا شروع ہو گئے۔ اس زبردستی لائے جانے والی مثبت تبدیلی کے کیا منفی اثرات یا رد عمل پیدا ہوا۔ اس کا تذکرہ اپنے آئندہ مضامین میں کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اگر مالی قربانی کی بات ہو تو رزلٹ 2 فیصد سے کم ہو گا اور اگر خود کوششیں کر کے افراد جماعت کے گھروں تک پہنچ کر ان کو بار بار یاد دہانی سے شرمندہ کر کے پیسے نکلوائے جائیں تو پھر 60 سے 80 فیصد نتیجہ مل سکتا ہے مگر یہ مالی قربانی نہیں ہو گی بلکہ یہ ٹیکس ہو گا۔ جس کی ادائیگی کے لئے ممبران کو مجبور کیا جاتا ہے اور اگر ادائیگی نہ ہو تو ناراضگی کے ساتھ ساتھ ان پر پابندیاں بھی لگیں گی اور ان کے ذمہ واجب الادا چندہ (ٹیکس) ان کے کھاتے میں جمع ہو جائے گا جو اگلے سال یا پھر اگلے سال ادا کرنا پڑے گا بلکہ مرنے کے بعد اس کے لواحقین وہ چندہ ادا کریں گے۔ اصل میں یہ وہ ٹیکس ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی فیملی کو نہ صرف زندہ رکھے ہوئے ہے بلکہ اسے مالا مال کر چکا ہے۔

جائیدادیں' بینک بیلنس' کوٹھیاں کاریں اور بیرون ملک اثاثے اسی "مالی قربانی" کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑی کسمپرسی اور کم مائیگی میں زندگی گزاری۔ اس کے پاس دو ٹکٹ کا کارڈ (؟) خریدنے کے لئے پیسے نہ تھے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے پیسے نہ تھے۔ ان کے لئے چندہ مقرر ہوا پھر ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے یا مرزا بشیر احمد ایم اے نے بھی کوئی ایسا کاروبار نہ کیا جس سے مالی فوائد ملتے بلکہ جب 1947ء میں پاکستان ہجرت کر کے آئے ہیں تو دولت کے انبار ساتھ لے کر آئے ہیں جس سے سندھ کے علاقے میں ہزاروں مربعے زمین خریدی' ربوہ آباد کیا' کوٹھیاں بنگلے بنے۔ ربوہ کے قریب احمد نگر اور دیگر علاقوں میں مربعے خریدے گئے۔

مرزا طاہر احمد کے بھی احمد نگر کے پاس مربع ہیں۔

1982ء میں جب یہ خلیفہ بنے تو ان کے قریبی ان کی سادگی کی مثال دیتے ہوئے بتاتے تھے کہ احمد نگر میں اپنے مربعوں پر یہ سائیکل پر جاتا کرتا تھے۔اس سے ہمیں پتہ چلا کہ ان کے بھی مربع موجود ہیں یہ تو پہلے ہی مجھے معلوم تھا کہ احمد نگر میں مرزا فیملی کی خاصی زمین ہے۔ذرا غور کیا جائے کہ نہ تو مرزا طاہر احمد نے خود کوئی کاروبار کیا کہ اس سے اتنی آمدنی ہوتی کہ وہ اتنی جائیداد خرید سکتے' نہ ہی کوئی ایسی نوکری کی' نہ ہی ان کے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد (دوسرے خلیفہ) نے کوئی ایسا کاروبار کیا اور نہ ہی کوئی ایسی نوکری کی۔ پھر یہ جائیدادیں کیسے وجود میں آگئیں۔اگر کوئی روحانی معجزہ ہوا ہے تو جماعت کے غرباء کو بھی ایسے عوامل سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ بھی جائیدادیں دعاؤں یا روحانی معجزوں سے حاصل کریں۔

اصل میں نہ تو جماعت میں کوئی احتساب کا ادارہ ہے اور نہ ہی کوئی پوچھنے کی جرات کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی سرکاری ادارہ اس میں مداخلت کر سکتا ہے کیونکہ پھر جماعت پروپیگنڈہ کرتی ہے کہ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جارہی ہے۔

جماعت کی طرف سے اسلامی عبادات میں سے صرف نماز پر زور دیا جاتا ہے کہ بیت الذکر میں آکر نماز پڑھا کرو کیونکہ جب افراد جماعت نماز کے لئے عبادت گاہ میں آئیں گے تو تب ان کو چندے کے لئے کہا جاسکے گا۔ عبادت گاہ میں بلانا چندے کی وصولی کے لئے ضروری ہے شاید قادیانی اس سے اختلاف کریں تو تجربہ یوں کریں کہ ایک قادیانی باقاعدگی سے چندہ دے مگر سال میں ایک بار بھی عبادت گاہ میں نہ آئے۔جماعت کو کچھ اعتراض نہ ہوگا۔ میں نے جن پندرہ چندہ دہندگان کا پہلے ذکر کیا ہے ان میں سے دو ایسے بھی تھے جو صرف چندہ دیتے تھے عبادت گاہ میں نہیں آتے تھے۔جماعت کو ان پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ پھر کچھ ایسے بھی نکلے جو سال کا چندہ ایک بار ہی ادا کر دیتے مگر عبادت گاہ میں صرف عید کے دن آتے جماعت کی نظر میں وہ مخلص قادیانی تھے بلکہ اب بھی ہیں۔

میری اس تحریر سے کسی قادیانی کو مائنڈ نہیں کرنا چاہئے وہ ضرور چندہ دیں یاد دیتے رہیں ورنہ جنت کے دروازے پر مرزا غلام احمد قادیانی کی فیملی کا کوئی شہزادہ آپ کو روک لے گا جس طرح چناب نگر (ربوہ) میں موجود جنت (بہشتی مقبرہ) میں چندہ وصیت ادا نہ کرنے والے کو روک لیا جاتا ہے اور جب تک اس کے لواحقین سارا چندہ ادا نہیں کردیں دفن کرنے کی اجازت نہیں ملتی۔

☆......☆......☆

ادارہ

دارالافتاء ختم نبوت

کلمہ شہادت اور قادیانی

سوال.......... آنجناب نے ایک سوال کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ غیر مسلم کو کلمہ طیبہ پڑھا دیجئے مسلمان ہو جائے گا۔ اگر مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ طیبہ پڑھا دینا کافی ہے تو پھر قادیانیوں کو باوجود کلمہ طیبہ پڑھنے کے غیر مسلم کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟۔

جواب.......... مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طیبہ کے ساتھ خلاف اسلام مذاہب سے بیزاری ظاہر کرنا اور ان کو چھوڑنے کا عزم کرنا یہ بھی شرط ہے۔ یہ شرط میں نے اس لئے نہیں لکھی تھی کہ جو شخص اسلام لانے کے لئے آئے گا ظاہر ہے کہ وہ اپنے سابقہ کفریہ عقائد کو چھوڑنے کا عزم لے کر ہی آئے گا۔ باقی قادیانی حضرات اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک کلمہ طیبہ پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کرنے اور اس کی بیعت کرنے سے مسلمان ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا نے انہیں یہ الہام کیا ہے کہ:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے" (تذکرہ ص طبع سوم)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

قادیانیوں کا کلمہ طیبہ پڑھنے پر سزا کا غلط پروپیگنڈہ

سوال.......... میرے ساتھ ایک عیسائی لڑکی پڑھتی ہے۔ وہ اسلام میں دلچسپی رکھتی ہے۔ میں اسے اسلام کے متعلق بتاتی ہوں لیکن جب میں نے اسے اسلام قبول کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگی۔ تمہارے یہاں تو کلمہ طیبہ پڑھنے پر سخت سزا دی جاتی ہے۔ ایسا اخبار میں بھی آیا تھا۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں میں اسے کیا جواب دوں؟۔

جواب.......... اسے یہ جواب دیجئے کہ کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے پر سزا نہیں دی جاتی بلکہ اسلام قبول کرنے والے کی تو بہت عزت و توقیر کی جاتی ہے۔ البتہ وہ غیر مسلم جو منافقانہ طور پر اسلام کا کلمہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارکہ میں گستاخیاں اور توہین کرتے ہیں۔ ان کو سزا دی جاتی ہے۔ جیسے قادیانی۔

قادیانی اپنے کو احمدی کہہ کر فریب دیتے ہیں

سوال.......... سائل عرض کرتا ہے کہ قادیانیوں کے لئے لفظ ''احمدی'' لکھنا کسی طور پر درست نہیں۔ یہ غلطی اکثر سرکاری اعلانات میں بھی ہوتی ہے۔ اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ بہت سے حضرات اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ قادیانیوں نے لفظ ''احمدی'' اپنے لئے کیوں اختیار کیا ہے۔ وہ تحریف قرآن کر کے کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو لفظ ''اسمہ احمد'' آیا ہے۔ اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہے۔ حالانکہ چودہ سو سال سے تمام مسلمانوں کا یہی اعتقاد رہا ہے کہ لفظ ''احمد'' حضور مقبول رسول اللہ ﷺ کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا نام احمد مجتبیٰ بھی ہے اور شاید مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کا بھی یہی اعتقاد ہو جس نے اپنے بیٹے کا نام غلام احمد رکھا تھا۔ اہل اسلام کا قادیانیوں کو احمدی کہنا یا لکھنا قادیانی حضرات کے موقف اور ان کے پروپیگنڈے کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے میرا ادنیٰ مشورہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے لئے لفظ ''قادیانی'' ہی استعمال کرنا چاہئے؟۔

جواب.......... آپ کی رائے صحیح ہے کہ قادیانیوں کا ''اسمہ احمد'' کی آیت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنا یہ ان کا ایک مستقل کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تحفہ گولڑویہ ص ۹۶ میں لکھتا ہے:

''یہی وہ بات ہے جو میں نے اس سے پہلے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی ہے یعنی کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔''

منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ

سوال......... خلیفہ اول بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو صرف ''غیر مسلم اقلیت'' دینے پر ہی اکتفا کیا۔ اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ: ''اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ حقوق انہیں پورے پورے دیئے جائیں گے۔'' ہم نے قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کئے ہوئے ہیں بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق اور تحفظ کے حق دار ہیں؟۔

جواب......... منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے جس پر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے عمل کیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جان ومال کی حفاظت کرنا ان کے ساتھ رعایتی سلوک ہے لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان حکومت سے یہ مطالبہ کرسکتے ہیں کہ ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے۔ کسی اسلامی مملکت میں مرتدین اور زنادقہ کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک کے ارباب حل وعقد کی توجہ کا متقاضی ہے۔

ایک قادیانی کا خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے گمراہ کن استدلال

سوال......... جناب بلال صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ ہم اللہ کے فضل وکرم سے مسلمان ہیں کیونکہ قرآن مجید پر جو خدا تعالیٰ کا آخری کلام ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ تمام آسمانی کتابیں جن کی سچائی قرآن مجید سے ثابت ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج تمام ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اسلام پر کاربند ہیں۔

مکرم مولانا صاحب! کیا خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول آنحضرت ﷺ نے آپ کو ایسا کہنے کی

اجازت دی ہے ؟۔ دنیا کا مسلمہ اخلاقی اصول جو آج تک دنیا میں رائج ہے اور مانا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص اپنا جو مذہب اور عقیدہ بیان کرتا ہے اس کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ ایک مسلمان کو مسلمان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ ایک ہندو کو ہندو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے۔ اس طرح ہر سکھ کہلانے والے' عیسائی کہلانے والے اور دیگر مذاہب کی طرف منسوب ہونے والوں سے معاملہ کیا جاتا ہے اور اس اخلاقی اصول کو دنیا میں تسلیم کیا گیا ہے اور ساری دنیا اس پر کاربند ہے۔ پس جب تک احمدی (قادیانی) اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ :

(۱)............اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۲)............اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۳)............اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۴)............اللہ تعالیٰ کے سب فرشتوں کو مانتے ہیں۔

(۵)............اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

اور اسی طرح پانچ ارکان دین پر بھی عمل کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں اور اسلام کو آخری دین مانتے ہیں اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اس وقت تک دنیا کی کوئی عدالت' دنیا کا کوئی قانون' دنیا کی کوئی اسمبلی اور دنیا کا کوئی حاکم' مولوی' ملاں اور مفتی جماعت کو اسلام کے دائرہ سے نہیں نکال سکتی اور نہ ہی ان کو کافر یا منافق کہہ سکتے ہیں۔

جواب............جناب کا طویل گرامی نامہ طویل سفر سے واپسی پر خطوط کے انبار میں سے ملا۔ میں عدیم الفرصتی کی بناء پر خطوط کا جواب ان کے حاشیہ پر لکھ دیا کرتا ہوں۔ جناب کی تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ جب آپ دین کی ساری باتوں کو مانتے ہیں تو آپ کو خارج از اسلام کیوں کہا جاتا ہے ؟۔

میرے محترم! یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے کہ آپ کے اور مسلمانوں کے درمیان بہت سی باتوں میں اختلاف ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور مسلمان اس کے منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اگر واقعتاً نبی ہیں تو ان کا انکار کرنے والے کافر ہوئے اور اگر نبی نہیں تو ان کو ماننے والے کافر۔ اس لئے آپ کا یہ اصرار صحیح نہیں کہ آپ کے عقائد ٹھیک وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ جبکہ دونوں کے درمیان کفر و اسلام کا فرق موجود ہے۔ آپ ہمارے عقائد کو غلط سمجھتے ہیں اس لئے ہمیں کافر قرار دیتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی' حکیم نورالدین' مرزا محمود اور مرزا بشیر احمد نیز دیگر قادیانی اکابر کی تحریروں سے واضح ہے اور

اس پر بہت سی کتابیں اور مقالے لکھے جاچکے ہیں۔

اس کے برعکس ہم لوگ آپ کی جماعت کے عقائد کو غلط اور موجب کفر سمجھتے ہیں۔اس لئے آپ کی یہ بحث توبالکل ہی بے جا ہے کہ مسلمان آپ کی جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج کیوں کہتے ہیں؟۔البتہ یہ نکتہ ضرور قابل لحاظ ہے کہ آدمی کن باتوں سے کافر ہو جاتا ہے؟۔اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام باتیں جو آنحضرت ﷺ سے تواتر کے ساتھ منقول چلی آتی ہیں اور جن کو گذشتہ صدیوں کے اکابر' مجددین بلا اختلاف ونزاع ہمیشہ مانتے چلے آئے ہیں(ان کو ضروریات دین کہا جاتا ہے)ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے اور منکر کافر ہے۔کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار آنحضرت ﷺ کی تکذیب اور پورے دین کے انکار کو مستلزم ہے۔جیساکہ قرآن مجید کی ایک آیت کا انکار پورے قرآن مجید کا انکار ہے اور یہ اصول کسی آج کے ملاں' مولوی کا نہیں بلکہ خدا اور رسول کا ارشاد فرمودہ ہے اور بزرگان سلف ہمیشہ اس کو لکھتے آئے ہیں۔چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد میں بہت سی ضروریات دین کا انکار پایا جاتا ہے اس لئے خدا اور رسول کے حکم کے تحت مسلمان ان کو کافر سمجھنے پر مجبور ہیں۔پس اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ کا حشر اسلامی برادری میں ہو تو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے جو نئے عقائد ایجاد کئے ہیں ان سے توبہ کر لیجئے۔ورنہ: "لکم دینکم ولی دین"

"والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆......اگر بہروپئے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔شکل دیکھو،فہم دیکھو' فراست دیکھو مرزا قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆......ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔حکومت کو چاہیئے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے۔

☆......عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔اس کا انکار کفر ہے۔اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

☆......☆......☆

مسئلہ تقلید اجماع اور قیاس سے متعلق ایک استفتاء اور اس کا جواب

تحریر: امام الحرمین شریفین محمد عبداللہ السبیل

سیکریٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

نمبر 10-296 مورخہ 8 محرم الحرام 1416ھ عنوان: سوالات کا جواب

مکرم ڈاکٹر عدنان حکیم حفظہ اللہ تعالیٰ بواسطہ الشیخ غلام مصطفیٰ بن عبدالحکیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد' آپ کے 19-7-1995ء کے مکتوب میں بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا ہے۔ اس خط کے حوالہ سے فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل امور مسجد حرام و مسجد نبوی ﷺ کے سربراہ کا مکمل جواب ارسال کرنے پر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر احمد محمد مقری

مدیر المجمع الفقهي الاسلامي

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میں درود وسلام کہتا ہوں محمد ﷺ پر جو ہمارے آقا ہیں اور اس کے بندے اور رسول۔ نیز آپ کی آل پر اور تمام صحابہؓ پر۔

سوال نمبر 1 .... کیا صحابہ کرامؓ' تابعین عظام اور فقہاء امت کا اجماع حجت شرعیہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اجماع تشریع اسلام کا تیسرا ماخذ ہے یا نہیں؟ اجماع کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور بالکلیہ اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے؟۔

جواب..........بالاتفاق علماء صحابہ کرامؓ کا اجماع حجت شرعیہ ہے اسی طرح تابعین اور فقہائے کا اجماع بھی حجت شرعیہ ہے۔ البتہ اس میں داؤد ظاہری نے اختلاف کیا ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ غیر صحابہ کا اجماع حجت شرعیہ نہیں لیکن حجت ہونے کا قول صحیح ہے کیونکہ حجت اجماع کے دلائل عام ہیں۔ صحابہ کرامؓ و غیر صحابہ سب کے اجماع کو شامل ہیں۔ اس لئے صرف صحابہ کرامؓ کے اجماع کو حجت کہنا سینہ زوری ہے۔ اس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔ کتاب و سنت کے بعد اجماع کو تشریع اسلامی کے ماخز میں سے تیسرا ماخز تسلیم کیا گیا ہے۔

دلائل حجیت اجماع

جمہور علماء کے نزدیک اجماع حجت شرعیہ ہے۔ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس پر کتاب و سنت کے بہت سے دلائل ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک ذکر کرتے ہیں۔

1..........فرمان خداوندی ہے :" ومن یشاقق الرسول من بعد. الایت "جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور سبیل المومنین کے علاوہ کسی دوسرے راستہ پر چلتا ہے ہم اس کو ادھر پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ (نساء ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے سبیل المومنین کے ترک پر وعید فرمائی ہے۔ اگر یہ حرام نہ ہوتا تو اس پر وعید نہ وارد ہوتی اور اس وعید میں سبیل المومنین کے ترک کو اور مخالفت رسول کو جو حرام ہے جمع نہ کیا جاتا اور جب غیر سبیل المومنین کی اتباع حرام ہے تو سبیل المومنین کی اتباع واجب ہوگی اور اجماع حکم سبیل المومنین ہے۔ لہٰذا اس کی اتباع واجب ہے۔

2..........اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت' امت محمدیہ ﷺ کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔ (ترمذی) اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے کٹا وہ آگ میں پڑا۔ (ترمذی)

ان سب احادیث کا اختلاف کے باوجود مفہوم ایک ہے۔ یعنی مجموعی طور پر امت کا خطاء سے معصوم ہونا۔

اس سے ثابت ہوا کہ علماء کا اجماع حجت شرعیہ ہے۔ ہمیشہ ان احادیث سے بغیر کسی رد و قدح کے پہلے صحابہ کرامؓ پھر ان کے بعد والے علماء عظام حجت اجماع کو ثابت کرتے رہے ہیں تا آنکہ بعد میں مخالفین اجماع پیدا ہو گئے۔

منکرین اجماع کا حکم

اجماع قطعی کے منکر کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں :

1............مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر ہے۔ 2.............مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر نہیں۔

3............اگر اجماعی حکم کا دین میں سے ہونا امر قطعی ہو جیسے پانچ نمازیں تو اس کا انکار کفر ہے اور اگر اس کا دین میں سے ہونا امر قطعی نہ ہو تو اس کا انکار کفر نہیں۔ تاہم اجماع کی مخالفت جائز نہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر 2............قیاس کی بنیاد ظن پر ہے اور جس چیز کی بنیاد ظن پر ہو وہ ظنی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظن کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ''اور اس چیز کے پیچھے مت چل جس کا علم نہیں۔'' (الاسراء ۳۶) لہٰذا قیاس کے ساتھ حکم بتانا درست نہیں کیونکہ یہ اتباع ظن ہے۔

جواب........قیاس فقہ اسلامی کے مآخذ میں سے چوتھا ماخذ ہے اور اس کی حجیت کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ اس پر صحابہ کرامؓ تابعین اور فقہاء امت نے قرناً قرن عمل کیا ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قیاس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جبکہ داؤد ظاہری اور ان کے پیروکاروں نے اس کا انکار کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ قیاس حجت شرعیہ نہیں ہے ان کے دلائل میں سے ایک دلیل وہی ہے جس کا آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے۔ علماء نے ان دلائل کے جوابات بھی دیئے ہیں ہم مختصر طور پر بعض جواب ذکر کرتے ہیں اور اگر آپ کو مزید وسعت درکار ہو تو کتب اصول فقہ کی طرف مراجعت کیجئے۔ مثلاً علامہ جوینیؒ کی البرھان' امام رازیؒ کی المحصول' الاحکام للآمدیؒ' شروح مختصر ابن حاجبؒ' اصول سرخسیؒ اور عبدالعزیز بخاریؒ کی کشف الاسرار ان کتابوں میں منکرین قیاس کا تفصیلی رد ہے۔ بہرکیف وہ آیات جن میں اتباع ظن سے نہیں کی گئی ہے۔ ان کا قیاس شرعی سے کوئی تعلق نہیں نہ اس پر منطبق ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں جس چیز سے نہیں کی گئی ہے وہ ہے عقائد میں ظن کی اتباع۔ رہے احکام عملیہ سو ان کے اکثر دلائل ظنی ہیں اگر ہم اس شبہ کا اعتبار کر لیں تو ہمیں وہ تمام دلائل شرعیہ ترک کرنے پڑیں گے جو ظنی الدلالت ہیں اور یہ باطل ہے۔ رہا ان کا اللہ تعالیٰ کے فرمان : '' ولا تقف مالیس لک بہ علم '' سے استدلال سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے مقصود نہی ہے۔ اس بات سے کہ کوئی انسان محل یقین میں امکان تیقن کے باوجود حصول یقین سے انحراف کر کے ظن و تخمین پر اعتماد کرے۔ پس یہ نہی قیاس شرعی کو شامل نہیں کیونکہ فرع واصل کے درمیان علت جامعہ پائے جانے کی وجہ سے حکم کے اعتبار سے فرع کو اصل کے ساتھ لاحق کرنا اس حکم

کے قبیل سے نہیں جس سے آیت میں منع کیا گیا ہے۔ یعنی بغیر علم کے قول کرنا کیونکہ مجتہد اسی چیز کو اختیار کرتا جو اس کے نزدیک راجح ہوتی ہے اور اس کا اجتہاد اس تک پہنچتا ہے۔

سوال نمبر 3......... قیاس شرعی کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟۔

جواب......... علماء نے قیاس کی حجیت کو کتاب وسنت اور اجماع اور اجماع سے نیز عقلی دلیل سے ثابت کیا ہے۔ ہم ان میں سے بعض ذکر کرتے ہیں اور اگر مزید دلائل معلوم کرنے کا ارادہ ہو تو ان کتب اصول کی طرف مراجعت کی جائے جن کا میں نے منکرین قیاس کے شبہات کے رد میں پہلے ذکر کیا ہے۔ کتاب اللہ سے دلیل فرمان الٰہی ہے: "ھوالذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب ۔الایت" اللہ وہ ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا۔ پہلے حشر کے وقت تمہارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچالیں گے سو ان پر اللہ کا عذاب ایسے طور پر آیا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا۔ وہ گراتے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں۔ پس عبرت پکڑو اے ارباب بصیرت: محل استدلال اللہ تعالیٰ کا فرمان "فاعتبروا یااولی الابصار" ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو اس عذاب کی خبر دی جو بنو نضیر پر نازل ہوا تو ان کو حکم دیا کہ وہ عبرت پکڑیں اور الاعتبار العبو سے مشتق ہے۔ العبور کا معنی ہے "المجاوزۃ" یعنی گذرنا۔ مقصود یہ ہے کہ اپنے نفوس کو ان پر قیاس کرو کیونکہ تم بھی ان جیسے بشر ہو اگر تم ان جیسے کام کرو گے تو تمہارے اوپر بھی عذاب اتر پڑے گا جو ان پر اترا۔ پس یہ آیت تمام انواع اعتبار کو شامل ہے اور جب قیاس میں فرع واصل کے درمیان موجود علت جامعہ کی وجہ سے فرع سے اصل کی طرف مجاوزت ہوتی ہے تو یہ بھی اس اعتبار کے انواع میں داخل ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو دریافت فرمایا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟۔ انہوں نے جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ فرمایا! اگر کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ حضرت معاذؓ نے جواب دیا سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر آپ کو سنت رسول اللہ ﷺ میں بھی نہ ملے تو پھر؟ کہنے لگے میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی جس پر اللہ کا رسول راضی ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی' مسند احمد' ابوداؤد طیالسی)

اور اس کی بہت سے محققین نے تصحیح کی ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فیصلہ کرنے میں

حضرت معاذؓ کے کتاب و سنت سے اجتہاد کی طرف منتقل ہونے کو درست قرار دیا ہے اور قیاس بھی اجتہاد کے انواع میں سے ایک نوع ہے۔ علاوہ ازیں عمل بالقیاس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور ہر وہ امر جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو وہ حق ہے اس کا التزام واجب ہے۔ اس کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف اپنا مشہور حکم نامہ تحریری طور پر بھیجا کہ اشباہ و نظائر کو پہچانئے اور امور میں اپنی رائے کے ساتھ قیاس کیجئے۔ (سنن کبریٰ بیہقی' الفقیه والمتفقه للخطیب) عقلی دلیل یہ ہے کہ کتاب و سنت کی نصوص محدود اور متناہی ہیں اور لوگوں کو در پیش مسائل غیر متناہی ہیں۔ کیونکہ ہر زمان و مکان میں نئے مسائل ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ سو اگر ان کے احکام معلوم کرنے کے لئے کتاب و سنت کی نصوص پر قیاس نہ کریں تو وہ بغیر حکم شرعی کے باقی رہ جائیں گے اور یہ باطل ہے۔ کیونکہ شریعت مقدسہ عام ہے اور تمام نئے پیش آمدہ مسائل کو شامل ہے۔ ہر ہر واقعہ کے لئے شریعت میں حکم موجود ہے اور مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ استنباط کے قواعد معروفہ کے موافق استنباط کریں۔

سوال نمبر 4............رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے جو درست اجتہاد کرے۔ اس کے لئے دو اجر ہیں اور جو غلط اجتہاد کرے اس کے لئے ایک اجر ہے۔

جواب............اس سے مراد حاکم یا قاضی یا عالم مجتہد ہے۔ جب اس نے اجتہاد کیا اور اپنی ممکنہ استطاعت کسی مسئلہ کے حکم معلوم کرنے میں صرف کی اس کے باوجود اس سے حکم میں غلطی ہو گئی تو وہ گناہ گار نہ ہو گا بلکہ اپنے اجتہاد پر ماجور ہو گا اور اگر اس نے حق کو پالیا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہو گا۔ ایک اجر اجتہاد پر دوسرا اصابت حق پر۔ بشر طیکہ وہ شرائط اجتہاد کا عالم و حامل ہو اور اگر شرائط اجتہاد کا عالم و حامل نہ ہو اور محض تکلف کر کے اجتہاد کرے اور علم کا دعویٰ کرے تو یہ حدیث اس کو شامل نہیں۔

سوال نمبر 5............جب تمام فقہاء مجتہدین کی آراء کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہوں تو کیا وہ قانون شرعی ہو جاتا ہے؟ کیا اس کی اتباع واجب ہے؟ یا اس کی مخالفت جائز ہے؟۔

جواب............جب تمام فقہاء مجتہدین کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہو جائیں تو اس کو اجماع شمار کیا جاتا ہے۔ جس کی مخالفت ناجائز اور اتباع واجب ہے اور جو اس اجماع کی مخالفت کرتا ہے وہ اس وعید کی زد میں آتا ہے جس کو ہم نے حجیت اجماع کے دلائل میں ذکر کیا ہے۔

سوال نمبر 6.......... کیا احکام شرعیہ کے لئے قیاس کا چوتھے ماخذ کے طور پر اعتبار کیا جاتا ہے ؟۔

جواب.......... کتاب وسنت اور اجماع کے بعد احکام شرعیہ معلوم کرنے کے لئے قیاس چوتھا ماخذ ہے۔ اس کے ذریعے احکام شرعیہ معلوم کئے جاتے ہیں۔ علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں فرمایا:" مطلب یہ ہے کہ کسی کے لئے چارۂ نہیں مگر کتاب اللہ میں یا سنت نبویہ ﷺ میں یا علماء کے اجماع میں جب کہ ان میں حکم موجود ہو۔ پس اگر ان میں حکم موجود نہ ہو تو پھر قیاس ہے۔ اس پر امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب قائم کیا باب الا حکام التی تعوف بالدلائل وکیف معنی الدلالۃ وتفسیرھا یعنی یہ بات ہے ان احکام کے بیان میں جو دلائل سے معلوم کئے جاتے ہیں اور دلالت کیسے ہوتی ہے اور اس کی کیا تفسیر ہے ؟۔(احکام القرآن ۷'۲/۱۷)

سوال نمبر 7.......... اس آدمی کا کیا حکم ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا ہے ؟۔

جواب.......... اگر قائل کی مراد :"انا خیرمنه خلقتنی من نار وخلقته من طین" والا قیاس ہے تو قائل کا یہ قول درست ہے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا اور غلط قیاس کیا اور حکماء نے کہا ہے اللہ کے دشمن نے غلط کہا کیونکہ اس نے آگ کو مٹی پر فضیلت دی۔ حالانکہ وہ دونوں ایک درجہ میں ہیں کہ وہ دونوں بے جان مخلوق ہیں اور اگر قائل کا مقصد قیاس شرعی کا انکار ورد ہے اور اس پر طر طعن! تو یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ ماہرین علماء کا اجماع ہے اخذ بالقیاس پر اور اجماع کی مخالفت حرام ہے۔ جب کہ شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال نمبر 8.......... اسلامی شریعت میں آئمہ اربعہ سے کسی ایک امام کی تقلید (یعنی تقلید شخصی) کا کیا حکم ہے ؟۔

جواب.......... مسئلہ تقلید کے اعتبار سے مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ایک...... : مجتہدین یعنی وہ علماء جو دلائل سے مسائل مستنبط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے تقلید جائز نہیں بلکہ ان پر اجتہاد واجب ہے۔ نمبر دو :...... عوام 'یعنی وہ لوگ جو اجتہاد کی قدرت واہلیت نہیں رکھتے ان کے لئے آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید جائز ہے اور تقلید سے مراد یہ ہے کہ فقہی مسائل میں دلیل جانے بغیر مجتہدین کے قول کی اتباع

کرنا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ پس پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے۔(الانبیاء آیت ۷)اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان زخمی صحابی کے مشہور واقعہ میں کہ :"جب وہ نہیں جانتے تھے تو انہوں نے پوچھ کیوں نہ لیا۔ عاجز آدمی کے لئے بجز سوال کے کسی بات میں شفاء نہیں۔"(ابوداؤد'ابن ماجہ'احمد'حاکم'طبرانی)اور عامۃ الناس کو اجتہاد کا مکلف بنانا متعذر ہے۔ کیونکہ اجتہاد کا تقاضا ہے کہ مجتہدین میں خاص ذہنی صلاحیت ہو۔ علم میں پختگی ہو اور لوگوں کے احوال اور وقائع کی معرفت اور طلب علم اور اس پر صبر کی عادت ہو اور اگر سب لوگ ان شرائط کو پورا کرنے کے لئے ان کے حصول میں مشغول ہو جائیں تو کاروبار معیشت باطل ہو جائیں گے اور نظام دنیا درہم برہم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 9 .... کیا یہ آیت کریمہ :" اتخذو احبار ہم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ"آئمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہؒ'امام مالکؒ'امام شافعیؒ'امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید پر منطبق ہوتی ہے یا نہیں ؟۔

جواب .... آیت سے مقصود یہ ہے کہ انہوں نے اپنے احباب کو ارباب کی طرح بنالیا کیونکہ انہوں نے ان کی ہر چیز میں اطاعت کی۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے عدی بن حاتم سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس اس حالت میں آیا کہ میری گردن میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! عدی اس کو اتار کر پھینک۔ یہ بت ہے اور میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے سورہ براۃ کی یہ آیت تلاوت کی :" اتخذو احبار ھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ والمسیح ابن مریم ۔ توبہ آیت ۳۱"پھر فرمایا خوب سن لو وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ اس کو حلال سمجھتے اور جب وہ ان پر کوئی چیز حرام کرتے تو یہ اس کو حرام سمجھتے۔ سو کہاں آئمہ اربعہ اور کہاں وہ احبار جو اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دیتے ہیں اور حلال ٹھہرائی ہوئی چیز کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ آئمہ اعلام کو ان احبار جیسا سمجھا جائے کیونکہ ان آئمہ نے شریعت اسلامیہ کی خدمت میں اپنی قوت صرف کی اور اس میں اپنی زندگیاں لگادیں اور ان کے درمیان جو مسائل میں اختلاف ہے وہ درحقیقت اختلاف اجتہاد کی وجہ سے ہے۔ ان کا یہ اختلاف باعث اجر ہے اور یہ کہنا کہ مذکورہ بالا آیت آئمہ اربعہ کو بھی شامل ہے جھوٹ ہے۔ بہتان ہے اس کا سبب جہالت عظیمہ ہے۔

سوال نمبر 10 .... کیا آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید شرک وکفر کے زمرہ میں داخل ہے ؟۔

جواب .... آئمہ اربعہ کی تقلید غیر مجتہدین کے لئے جائز ہے۔ اس کا کفر وشرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آئمہ اربعہ حق اور دین حق کے داعی ہیں۔ انہوں نے اپنے نفوس کو علم شریعت کے سیکھنے سکھانے کے

لئے وقف کر دیا۔ حتیٰ کہ اس علم کا بڑا حصہ پایا۔ جس کی وجہ سے ان میں اجتہاد کی قدر و صلاحیت پیدا ہو گئی۔ سو عامۃ المسلمین جو ان کے مقلد ہیں وہ راہ ہدایت اور راہ نجات پر ہیں۔ انشاء اللہ!

سوال نمبر 11............اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مقلدین شرک اور کفر کرتے ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟۔

جواب............جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ اس کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں اور یہ عقیدہ دلالت کرتا ہے شریعت اسلامیہ سے بڑی جہالت پر کیونکہ شریعت اسلامیہ نے کفر وایمان شرک و توحید کے درمیان فرق کیا ہے۔ ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کا اتنا حصہ ضرور سیکھے جس کے ساتھ وہ شرک و کفر اور اجتہاد کے درمیان فرق کر سکے۔

سوال نمبر 12............کیا لوگ آئمہ اربعہ میں سے کسی امام کی تقلید کے محتاج ہیں یا نہیں ؟ اور جس مسئلہ میں نص نہ ہو اس میں تقلید گمراہی ہے یا نہیں ؟۔

جواب............اس کا جواب ویسا ہی ہے جیسا ہم نے پہلے تفصیلاً لکھا ہے کہ غیر مجتہدین محتاج ہے مجتہدین کی تقلید کی طرف اور مجتہدین کی تقلید خواہ غیر منصوص مسئلہ میں ہو یا نص کے سمجھنے میں ہو جائز ہے۔ یہ تقلید گمراہی کی طرف مفضی نہیں ہے بلکہ اس کا گمراہی سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال ہے۔

☆......☆......☆

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

ہر قادیانی کے منہ پر ایک لعنت برستی ہے جس کو اہل نظر فوراً پہچان لیتے ہیں۔

زندیق ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو مگر درپردہ کفریہ عقائد رکھتا ہو۔

مرزا قادیانی سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

قادیانی کا ذبیحہ کسی حال میں بھی حلال نہیں بلکہ مردار ہے۔

☆......☆......☆

ادارہ

مکتوبات اکابر

حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہؒ احرار کا مکتوب گرامی

1980ء کی ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں جمعہ آرہا تھا۔ اس لئے طے کیا کہ جمعہ چناب نگر مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن میں ہوگا۔ یہ دراصل بتدریج چنیوٹ سے چناب نگر کانفرنس لے جانے کے لئے حکمت عملی کا حصہ تھا۔ اس سال جمعہ پر مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالستار تونسوی کے بیانات ہوئے تھے۔ مولانا سید فضل الرحمٰن احرار سلانوالی سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ پہلے چناب نگر آجائیں۔ جمعہ کے بعد پھر چنیوٹ چلیں گے۔ چنانچہ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا

از سلانوالی
4-12-80

محترم حضرت صدیق مکرم محترم مولانا اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ ہزاروں لاکھوں سلام مسنون
کے بعد عرض ہے مجلس استقبالیہ مولانا تاج محمود صاحب کی جانب سے
تحریر کردہ دعوت نامہ برائے تحفظ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ و ربوہ
وصول ہوا طبیعت آمادہ ہے شکریہ۔ ان شاء اللہ بروز جمعہ صبح سات بجے
لاہور جانے والی گاڑی کے ذریعے ربوہ حاضر ہو جاؤں گا
آپ کے سب معزز احباب و مجاہدین اسلام سے بندہ احرار کا
سلام پیش کریں والسلام

الداعی الی الخیر بندہ
سید فضل الرحمٰن شاہ احرار سلانوالی ضلع سرگودھا

حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی صاحبؒ کا مکتوب گرامی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چنیوٹ میں فقید المثال سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ استقبالیہ کے صدر ہوتے تھے۔ خط وکتابت کی ڈیوٹی فقیر کے ذمہ ہوتی تھی۔ ایک دعوت نامہ کے جواب میں مولانا عبدالقادر روپڑی نے ذیل کا مکتوب گرامی تحریر فرمایا!

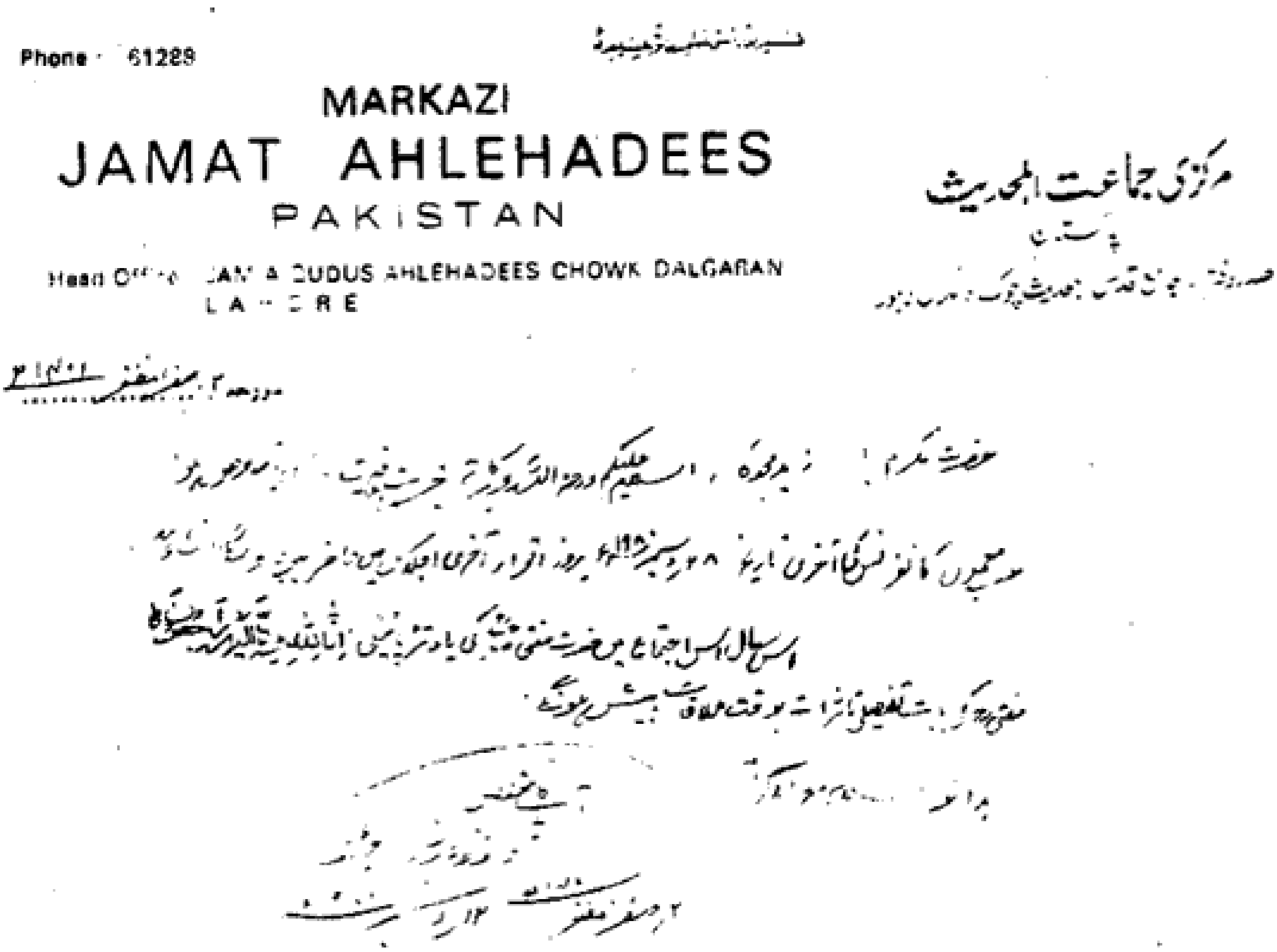
Phone : 61289

MARKAZI
JAMAT AHLEHADEES
PAKISTAN

مرکزی جماعت اہل حدیث
پاکستان

Head Office: JAMIA QUDUS AHLEHADEES CHOWK DALGARAN
LAHORE

حضرت مکرم ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بقیہ مولانا نیازی مرحوم

میرا نشیمن نہیں درگہ میرو وزیر
میرا نشیمن بھی تو شاخ نشیمن بھی تو

مولانا عبدالستار خان نیازی اسلام کی دودھاری تلوار تھے۔ اقبال کے حافظ اور نظریہ پاکستان کے محافظ تھے۔ اسلام اور وطن دشمن قوتوں کے مقابلے میں ان کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ باطل ان سے خوف زدہ رہا۔ کفر ان کی للکار سے لرزہ براندام تھا۔ اسلام کا فدائی' پاکستان کا شیدائی اور قائد اعظم کا سپاہی 2 مئی کی صبح اپنی یادوں اور باتوں کا مہکتا گلستان چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو گیا۔

صاحبزادہ طارق محمود

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما

آہ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ

میرے والد مولانا تاج محمود مرحوم کو 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں شاہی قلعہ کی بیرک نمبر 10 میں رکھا گیا۔ اس دور میں شاہی قلعہ کے عقوبت خانہ میں بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی ہو جاتے تھے۔ ابتدائی راتیں ہولناک دن وحشت ناک تھے۔ والد محترم بتایا کرتے تھے کہ ایک انجانا سا خوف مجھ پر بھی مسلط تھا۔ ایک رات اچانک گرجدار آواز میری کوٹھری کی دیوار سے ٹکرا کر میرے کانوں میں پڑی۔ کوئی شخص وجد آفریں انداز سے بلند آواز میں یہ شعر پڑھ رہا تھا:

شادباش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

والد صاحب کا کہنا تھا کہ مجھ پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ شاہی قلعہ کی دہشت کافور ہو گئی۔ ایمان میں ایسی پختگی آئی کہ اگلی صبح میں اپنے آپ کو استقامت کا پہاڑ محسوس کرنے لگا۔ یہ صدا مرد قلندر مولانا عبدالستار خان نیازی کی تھی جو شاہی قلعہ میں کسی دوسری بیرک میں بند تھے۔

راقم الحروف کو بچپن سے ہی مولانا عبدالستار خان سے عقیدت کا پس منظر یہ تھا کہ وہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں نہ صرف میرے والد مرحوم کے شاہی قلعہ کے ساتھی تھے بلکہ اس تحریک میں دونوں رہنماؤں نے جو کلیدی کردار ادا کیا۔ اس میں خاصی مماثلت بھی پائی جاتی ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے مسجد وزیر خان میں مورچہ بند ہو کر تحریک کو شعلہ جوالہ بنائے رکھا۔ آخر تک گرفتاری نہ دی۔ تحریکوں میں جلد گرفتار ہونے والے اس ہزیمت 'نقصان سے بچ جاتے ہیں جو گرفتاری نہ دینے والے کارکنوں اور رہنماؤں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ مولانا کی گرفتاری حکومت اور پولیس کے لئے چیلنج بن گئی۔ انہوں نے روپوش رہ کر بھی تحریک کی حرارت کو برقرار رکھا۔ پولیس ملزم کو پکڑ کر فاتح بن جاتی ہے۔ اپنی فتح مندی کے لئے من گھڑت افسانے اور کہانیاں پولیس اور انتظامیہ کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کی کالج کے زمانہ کی تصویر اخبارات میں شائع کر کے یہ مشہور کیا گیا کہ مولانا نے گرفتاری کے خوف سے داڑھی منڈوا دی تھی۔ یہ تصویر راقم کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ مولانا مرحوم کے سیاسی

مخالفین بھی اس تصویر کو بطور ہتھیار استعمال کرتے رہے لیکن مولانا کی مقبولیت اور محبوبیت کا گراف کبھی نیچے نہ آیا۔ تحریک ختم نبوت میں یہ بھی مشہور کیا گیا کہ مولانا نیازی مسجد وزیر خان سے دیگ میں چھپ کر باہر نکالے گئے تھے۔ مولانا مرحوم اپنی تقاریر میں اس پر دلچسپ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ ایک چھ فٹ کے انسان کے لئے وہ کونسی دیگ ہے جس میں وہ چھپ سکتا ہے؟۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں تمام تر معاندانہ پراپیگنڈہ کے باوجود اللہ نے مولانا مرحوم کو ایسی عزت وتکریم عطا فرمائی کہ وہ عقیدت وافتخار کا نشان بن گئے۔ مولانا عبدالستار نیازیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب تحریک ختم نبوت کے مقدمہ کے بعد میری رہائی عمل میں آئی تو پریس والوں نے میری عمر پوچھی۔ اس پر میں نے کہا تھا کہ: ”میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کال کوٹھری میں گزاری ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی شرمندگی۔“

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام محمد مصطفیٰ است

راقم نے پہلی بار مولانا عبدالستار خان نیازی کو چنیوٹ پبلک پارک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں دیکھا تھا۔ ان کی پراسرار آمد کا منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ یہ دور ایوبی کی بات ہے۔ چنیوٹ شہر میں قادیانیوں کے مقابلہ میں ہر سال تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا کرتی تھی۔ جس میں ملک کے چوٹی کے خطیب' دینی وسیاسی رہنما تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حکومت نے مقتدر دینی سیاسی رہنماؤں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی۔ ان میں مولانا عبدالستار خان نیازی بھی شامل تھے۔ کانفرنس میں خوب گہما گہمی تھی۔ رات کا اجلاس تھا۔ سامعین ایک خطیب کی گرمی گفتار میں محو تھے کہ اچانک اسٹیج کے پیچھے سے قناعت کھلی۔ ایک دراز قد جاذب نظر شخصیت جن کے مخصوص طرہ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اچانک مائیک کے سامنے آن کھڑے ہوئے۔ بلا توقف پاٹ دار آواز میں زبان وبیان کا جادو جگانے لگے۔ اس عجلت میں یہ حکمت تھی کہ انتظامیہ مولانا کے ضلع جھنگ کے داخلہ پر پابندی کے احکامات کی تعمیل نہ کرواسکے۔ یہ حربہ کارگر ثابت ہوا۔ مولانا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جھوٹی نبوت پر گرجتے برستے رہے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی سنگلاخ علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کے اعصاب اسی طرح مضبوط' ارادے پختہ اور عزائم ناقابل تسخیر تھے۔ مولانا بلاشبہ جرات وشجاعت' حق گوئی وبیباکی کا پیکر تھے۔ کالج کے زمانہ سے ہی تحریک پاکستان سے وابستہ ہوگئے اور اپنی تمام تر توانائیاں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے حصول کے لئے وقف

کردیں۔ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ شروع سے ہی نڈر‘ بے خوف اور بیباک تھے۔ 1938ء میں مولانا نیازی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر منتخب ہوئے۔ مولانا مرحوم نے مسلم نوجوانوں میں جذبہ جوش وخروش پیدا کیا اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کیا۔ لڑکپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک ان کی جدوجہد کا مرکز ومحور قیام پاکستان اور استحکام پاکستان تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے ایک دیندار گھرانے میں آنکھیں کھولی تھیں۔ ابتدائی دینی تعلیم ایک ایسے خاص ماحول میں ہوئی کہ ساری زندگی دین کا رنگ غالب رہا۔ اسلام کی محبت خون میں رچی بسی رہی۔ اسی بنا پر وہ اپنے آپ کو بنیاد پرست کہلوانے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا مقصد حیات دو ہی چیزیں تھیں۔ اسلامی نظام کا نفاذ اور پاکستان کا استحکام۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے بانی پاکستان محمد علی جناح کو 48 صفحات پر مشتمل نظام خلافت کے حوالہ سے ایک دستاویز پیش کی تھی۔ اس سے محسوس ہوتا ہے کہ مولانا مرحوم نظام اسلام کے عملی نفاذ میں کس قدر مخلص تھے۔ اپنے اسی مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے جمعیت العلمائے پاکستان کو ایک مضبوط‘ فعال دینی سیاسی جماعت بنانے میں فعال کردار ادا کیا۔ 1970ء کے انتخابات میں جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنجاب سے قومی اسمبلی کی چار‘ سندھ سے تین جبکہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں جمعیت العلمائے پاکستان نے پنجاب سے چار‘ سندھ سے سات نشستیں حاصل کیں۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے جماعتی مفاد کو ذات پر ترجیح دی۔ بھٹو دور میں جماعت اور اس کی پارلیمانی پارٹی نے اپوزیشن بنچوں پر بیٹھ کر حکومتی جماعت کی ناقص پالیسیوں کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ آئی‘ جی‘ آئی کے قیام کے موقع پر مولانا عبدالستار خان نیازی اور مولانا شاہ احمد نورانی کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے۔ مولانا نیازی کی ایک خاص خوبی یہ بھی تھی کہ وہ اپنے صحیح موقف پر ڈٹ جانے والے رہنما تھے۔ پھر انہیں ایک قدم پیچھے ہٹانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا تھا۔ جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوئی لیکن مولانا عبدالستار خان نیازی نے مولانا شاہ احمد نورانی سے نہ تو تعلقات ختم کئے اور نہ ہی ادب واحترام میں فرق آنے دیا۔ ایک سیاسی رہنما ہونے کے باوجود یہ کردار ان کی شخصی عظمت کا ثبوت ہے۔ کچھ مدت پہلے دونوں دھڑوں کے مابین ادغام ہوا۔ 1990ء میں مولانا مرحوم نے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور کامیابی حاصل کی۔ مسلم لیگ (نواز شریف) کا حلیف ہونے کے ناطے وفاقی وزیر مذہبی امور بنادیئے گئے۔ بعض حلقوں نے مولانا مرحوم کو قلمدان وزارت دیئے جانے پر ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ مولانا نیازی کی عظمت‘ وقار ‘بزرگی کے پیش نظر اس وزارت کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔

بقیہ صفحہ 52 پر

ادارہ

قافلہ آخرت

حافظ محمد صدیق مرحوم

جامع مسجد الصادق بہاول پور کے امام قاری رشید احمد کے والد گرامی قدر جناب حافظ محمد صدیق صاحب نقشبندیؒ گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! حافظ صاحب مرحوم کی ساری زندگی تعلیم وتدریس میں گزری۔ ہزاروں لوگوں نے ان سے دینی استفادہ حاصل کیا۔ ان کی وفات سے جلال پور کے مسلمان بہت مبارک اور نیک ہستی سے محروم ہوگئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے حضرت حافظ صاحبؒ کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت حافظ صاحبؒ کی بخشش فرمائیں' انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔

حاجی اورنگ زیب جدون مرحوم

ایبٹ آباد ختم نبوت یوتھ فورس کے مجاہد کارکن جناب حاجی اورنگ زیب جدون صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون! جدون صاحب مرحوم ختم نبوت کے مجاہد اور شیدائی تھے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف ان کی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور کریمی کے صدقے ان کی بخشش فرمائیں اور انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین' ادارہ لولاک کے رفقاء ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد ابراہیم مرحوم

مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے رہنما چوہدری محمد رفیق آرائیں کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب گزشتہ دنوں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! ڈاکٹر صاحب مرحوم بہت نیک سیرت شخصیت تھے۔ دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ گولارچی کی جامع مسجد مدنیہ کی انتظامیہ کے

بقیہ صفحہ :5پر

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی تبلیغی دورہ پر برطانیہ روانگی

امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے بتاریخ 4 جولائی بروز بدھ لندن تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ سعید احمد بھی لندن گئے ہیں۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کا یہ تبلیغی دورہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں ہوتا ہے جو 8 جولائی بروز اتوار سے شروع ہو کر 3 اگست بروز جمعہ تک مسلسل جاری رہے گا۔ مجوزہ 27 یوم کے اس تبلیغی دورہ میں امیر مرکزیہ دامت برکاتہم، لندن، کارڈف، سوان زئی، گلاسٹر، برسٹل، لیسٹر، کوونٹری، ہملٹن، شیفلڈ، ہیڈرڈشیفلڈ، ویکفیلڈ، استھکوب، بریڈفورڈ، ریوزبری، اولڈھم، راچڈیل، برنلے، بلیک اسمتھ، بلیک رن وغیرہ برطانیہ کے ان شہروں میں ماہ جولائی میں ہمیشہ ختم نبوت کے عنوانات پر اجتماعات ہوتے ہیں۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم برطانیہ میں منعقدہ ختم نبوت کے تمام اجتماعات میں بذات خود شرکت فرماتے ہیں۔ حضرت والا کے ہمراہ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ 5 اگست بروز اتوار سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں منعقد ہوگی۔ جس میں پاک وہند، عرب امارات، جرمنی، فرانس، بلجیئم، امریکہ وغیرہ ودیگر یورپین ممالک کے بہت سے علماء ومندوبین شرکت کرتے ہیں۔

مری، اسلام آباد، راولپنڈی کے تبلیغی اجتماعات

حضرت مولانا خدا بخش صاحب ماہ ربیع الاول کے اپنے مجوزہ تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں 10 جون بروز اتوار اسلام آباد تشریف لے گئے۔ مجلس کے مبلغ اسلام آباد، راولپنڈی حضرت مولانا خالد میر اور حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب نے مری، اسلام آباد، راولپنڈی میں موصوف کے چھ روزہ خصوصی بیانات اور خطابات رکھے تھے۔

چنانچہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب کا پہلا عمومی خطاب بعد نماز عشاء جامع مسجد امیر معاویہ کوہاٹی بازار راولپنڈی میں ہوا۔ جس میں موصوف نے ختم نبوت پر عقلی اور نقلی دلائل سے روشنی ڈالی اور پاکستان کے حکمرانوں کی مسلسل قادیانیت نوازی اور ان کی پشت پناہی پر انہیں متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ان کا دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے اور جو مسلمان فتنہ قادیانیت کے سیلاب کو روکنے کے لئے انتھک کوشش کر رہے ہیں ان کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

11-12 جون بروز سوموار' منگل کو حضرت مولانا خدا بخش صاحب کے اسلام آباد کی مختلف مساجد میں پانچ بیانات ہوئے۔ جن میں موصوف نے نئے نئے ابھرنے والے فتنوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی کشمیر میں حالیہ سرگرمیوں کی نشاندہی کی اور مسلمانوں سے ان کے مکمل بائیکاٹ کا وعدہ لیا۔

13 جون بروز بدھ بعد نماز مغرب ادارہ غفران راولپنڈی میں حضرت مولانا خدا بخش صاحب کا خطاب رکھا گیا۔ اس اجتماع میں مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

14 جون بروز جمعرات کو مری میں حضرت مولانا خدا بخش صاحب کے پروگرام رکھے گئے تھے جو کہ بہت کامیاب رہے۔ اہل مری بہت ذوق و شوق سے ان پروگراموں میں شریک ہوئے۔

15 جون بروز جمعۃ المبارک کو حضرت مولانا خدا بخش صاحب کا خطاب جامع مسجد فاروق اعظم میں ہوا۔ وہاں مولانا موصوف نے علامات۔ ظہور مہدی اور خروج دجال پر تفصیلاً بیان کیا۔ اس کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح اور مہدی کے جھوٹے دعویٰ کی وجوہات تفصیل سے بیان کیں۔ بعد نماز جمعہ تین بجے حضرت مولانا زیدہ مجدہ نے مری کے خطباء اور علماء سے خصوصی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے پرانے اور نئے ابھرنے والے فتنوں کا تعاقب کریں اور مسلمانوں کے ایمان بچانے کی کوشش کریں۔ ان چھ روزہ پروگراموں میں مولانا مفتی محمود الحسن بھی اپنے استاد محترم حضرت مولانا خدا بخش صاحب کے ہمراہ رہے۔

مسجد خلفاء راشدین میں پہلا سہ روزہ رد قادیانیت کورس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال گوجر خان میں پہلی مرتبہ بتاریخ 22-23-24 جون کو رد قادیانیت کورس ترتیب دیا گیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے وقت مرحمت فرمایا۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجر خان کے احباب اور راولپنڈی کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب نے خصوصی محنت فرمائی۔ سارے شہر میں دعوتی ہینڈبل مساجد میں اعلانات

کرائے گئے۔ سکولوں کے طلباء کو کورس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

22 جون بروز جمعہ بعد نماز عصر کورس کی پہلی نشست حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب نے پڑھائی۔ حاضرین کی کثیر تعداد میں اکثریت طلباء کی تھی۔

23-24 جون کو کورس کی دوسری اور تیسری نشست سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم نے خطاب کیا اور اپنے مخصوص انداز میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل عقائد' ظہور مہدی' حیات عیسیٰ علیہ السلام' نزول عیسیٰ علیہ السلام' خروج دجال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ گوجر خان میں یہ پہلا پروگرام تھا مگر ختم نبوت کے محافظ غیرت مند مسلمانوں نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کر کے اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ اللہ رب العزت کورس کے شرکاء اور کورس کے انعقاد میں کسی بھی قسم کے تعاون کرنے والے حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

تیسرا رد قادیانیت تربیتی کورس چونڈہ

حضرت مولانا محمد انور انصری کی تجویز پر 26-25 جون 2001ء کو جامع مسجد شاہ فیصل چونڈہ میں دو روزہ رد قادیانیت تربیتی کورس رکھا گیا۔ کورس کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس کے مبلغین حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب فاروقی 21 جون کو چونڈہ پہنچے اور چونڈہ کے ان دیہاتوں کا جہاں جہاں قادیانیت کے زیادہ اثرات ہیں دورہ کر کے مقامی خطباء و اساتذہ اور طلباء کو اس کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

نشست اول: کا آغاز 25 جون بروز سوموار بعد نماز عصر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی نے بڑے مدلل انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیوں پر روشنی ڈالی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک بات بھی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ اس نشست میں سید پیر شبیر احمد گیلانی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ نے خصوصیت سے شرکت کی۔

نشست دوم: کا آغاز 25 جون بروز سوموار بعد نماز مغرب ہوا جس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے بڑے خوبصورت انداز میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی اور ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے غلیظ کردار سے بھی سامعین کو آگاہ کیا۔

نشست سوئم: کا آغاز 25 جون جامع مسجد حنفیہ محلہ شیخاں میں بعد نماز عشاء ہوا جس سے مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے سیرت طیبہ پر خطاب فرمایا اور ساتھ ہی عوام سے ہاتھ بلند کرا کے وعدہ لیا کہ وہ قادیانیوں کا

مکمل بائیکاٹ کریں گے اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے۔

نشست چہارم : کا آغاز 26 جون بروز منگل بعد نماز عصر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بڑے عالمانہ' فاضلانہ اور مناظرانہ انداز میں دلائل بیان کئے اور واضح کیا کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں زمین پر نازل ہوں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے قادیانیوں کے پیدا کردہ تمام شکوک وشبہات کے مفصل جوابات دیئے۔

نشست پنجم : کا آغاز 26 جون بروز منگل بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس میں قاری محمد انور انصر کے بیٹے حافظ یاسر ابرار نے قرآن شریف حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مولانا مفتی رشید احمد قادری مدظلہ نے فضائل قرآن مجید پر بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ حضرت مفتی صاحب نے بڑے علمی انداز میں بیان فرمایا اور مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم ضرور دلوائیں۔ یوں دو روزہ تربیتی پروگرام حضرت مفتی صاحب کی دعا پر ختم ہوا۔

ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس گوجرخان

24 جون بروز اتوار بعد نماز عشاء رد قادیانیت کورس کے آخری روز بعد نماز عشاء جامع مسجد خلفائے راشدین کے متصل حیات سر روڈ پر ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ حضرت مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری دامت برکاتہم اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا۔ دونوں حضرات نے نہایت عام فہم انداز میں ختم نبوت پر دلائل دیئے۔ کانفرنس کی اختتامی دعا صدر مجلس حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیثؒ نے نہایت رقت آمیز انداز میں کرائی۔

ان دونوں پروگراموں میں سرمایہ اہل سنت' یادگار اسلاف' عالم باعمل حضرت مولانا عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کی خصوصی سرپرستی حاصل رہی۔

قادیانی اور جھوٹ

رانا عبدالباسط قادیانی بلدیاتی انتخابات حلقہ اوکاڑہ میں مسلم سیٹ پر ناظم کا انتخاب لڑنے کے لئے منصوبہ بندی شروع کر کے کھلے عام لوگوں میں بظاہر قادیانیت کے خلاف باتیں کر کے اپنے کو مسلمان ظاہر کرنے لگا اور مجمع

عام میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنے کا پروپیگنڈہ کرنے لگا تو اوکاڑہ کی مذہبی شخصیات حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب' حضرت مولانا مفتی محمود انور صاحب' حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب' مولانا قاری الیاس صاحب' مولانا قاری سعید احمد صاحب' حافظ محمود احمد صاحب' چوہدری ذوالفقار صاحب اور دیگر خطباء حضرات باسط قادیانی کے اس فریب کو آشکارہ کرنے کے لئے جمع ہوگئے۔ اوکاڑہ کے تمام دینی جماعتوں کے راہنماؤں کے ساتھ عام مسلمان بھی کثیر تعداد میں جمع ہوگئے۔ باسط قادیانی مجمع عام میں آکر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کرسکا۔ یوں اوکاڑہ کے قصبہ جات 51`49`52`50/2L کے مسلمانوں نے صورتحال واضح ہونے پر سکھ کا سانس لیا۔ حق واضح ہوا اور قادیانی میدان سے بھاگ گیا۔

ایک اہم قرارداد

5 جون بروز منگل مجلس تحفظ ختم نبوت کلاس والہ کے اراکین کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی کہ جس طرح قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے اسی طرح قادیانی اپنے ناموں کے ساتھ لفظ (محمدؐ) بھی استعمال نہیں کرسکتے۔ کیونکہ اس میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے اسم مبارک کی توہین ہے اور عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ حکومت اس کا فوری نوٹس لے کر نئے آرڈر کے ذریعہ قادیانیوں کو اپنے ناموں کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا ذاتی نام ''محمدؐ'' لکھنے سے روکے۔

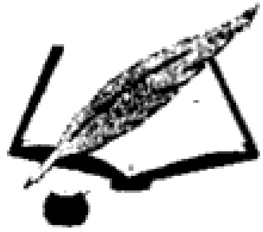

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ ادارہ

نام کتاب : ماہنامہ حق چاریار حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی ؒ نمبر

صفحات : 360

قیمت : 120روپے

ملنے کا پتہ : مدنی مسجد چکوال دفتر ماہنامہ حق چاریار مدینہ بازار اچھرہ لاہور

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی ؒ کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ماہنامہ حق چاریار کی اپریل 2001ء کی اشاعت کو نمبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ ملک بھر کے نامور اہل قلم علماء کرام کے عمدہ عمدہ مضامین کو شریک اشاعت کیا گیا ہے۔ طباعت کتابت کاغذ میں ذوق سلیم کا مظاہرہ کیا ہے۔ خوبصورت چار رنگ کا ٹائٹل ہے۔ جلد بندی بھی پائیدار ہے۔ جلد میں گتہ کی بجائے کرو مو کارڈ استعمال کیا گیا ہے تاہم معیاری ہے۔ یادگار اسلاف حضرت مولانا قاضی مظہر حسین دامت برکاتہم کی سرپرستی اور مولانا عبدالحق خان بشیر کی نگرانی اس نمبر کی ثقاہت کی واضح دلیل ہے۔ مضامین کے تنوع کے اعتبار سے اس نمبر کو ایک یادگاری دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ ملک بھر کے علماء اور مناظرین کے لئے انمول تحفہ ہے۔ اس مہنگائی کے دور میں قیمت انتہائی مناسب ہے۔ عام وخاص اس سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔

نام کتاب : کفر سے اسلام تک

ترتیب : مولانا محمد یونس سعدی جروار

صفحات : 408

قیمت : درج نہیں

ناشر : زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی (شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد

دار العلوم صفہ کراچی کے استاذ حضرت مولانا محمد یونس صاحب نے بڑی محنت و مستعدی سے یہ دیدہ زیب کتاب مرتب کی ہے۔ اس میں اسلام قبول کرنے والے دو درجن سے زائد حضرات کے اسلام قبول

کرنے کے اسباب اور اس راہ میں آنے والی تکالیف کا ذکر کیا ہے۔ کتاب ایمان افروز خوبصورت واقعات کا حسین گلدستہ ہے۔ مطالعہ شروع کر لیا تو ختم کئے بغیر کتاب رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ اللہ رب العزت مصنف کو دنیا و آخرت میں اس کی بہتر جزائے خیر دیں۔ اس سلسلہ میں وہ مزید محنت کریں تو مزید کئی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ جو بہت بڑی دینی خدمت ہوگی۔ کتاب ہر اعتبار سے لائق مطالعہ ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اس کی قدر دانی کریں گے۔

نام کتاب : الحیات بعد سید الکائنات ﷺ

مصنف : مولانا محمد شریف دیوبندیؒ

صفحات : 44

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : دواخانہ اشرفیہ زیر نور مسجد منڈی بہاؤالدین

تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں زندہ ہیں۔ ان کے اجسام عنصری کو حیات برزخی حاصل ہے۔ اپنے مزارات پر حاضری کے وقت زائر کے سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں۔ یہ اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ چاروں آئمہ کا اس پر اتفاق ہے۔ یہی علماء دیوبند کی پہچان ہے۔ اس رسالہ میں آنحضرت ﷺ کی حیات برزخی کو مختصر اور جامع دلائل کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ مولانا محمد شریف مرحوم نے اس سلسلہ میں افتاء مرتب کر کے دارالعلوم دیوبند ارسال کیا تھا۔ جو جواب باجواب موصول ہوا۔ اسے اس کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا گیا۔ غرض علماء دیوبند کی مادر علمی سے عقیدہ حیات النبی ﷺ پر دیوبندی عقیدہ کا مظہر یہ رسالہ ہے۔

نام کتاب : معارف الصرف

مصنف : مولانا عبدالقیوم قاسمی

صفحات : 323

قیمت : 185 روپے

ملنے کا پتہ : درخواستی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5

مولانا عبدالقیوم قاسمی ایک فاضل اور ماہر علوم صرف و نحو عالم دین ہیں۔ آپ نے درس نظامی میں شامل کتاب ارشاد الصرف کی شرح پر معارف الصرف نامی ضخیم کتاب لکھی ہے۔ ارشاد الصرف کی شرح پر اتنی جامع کتاب ہے کہ صاحب فن داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ اتنی عام فہم کہ استاذ و شاگرد سب اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ طباعت سے جلد بندی تک کتاب کو خوب سے خوب تر بنایا گیا ہے۔

بچوں کا صفحہ

مرزائیوں کے بڑے بھی پڑھ سکتے ہیں

ورغلانے کا چکر

اشتیاق احمد

چند دن پہلے ایک صاحب ملنے آئے، کہنے لگے، ناصر ریحان پرنٹنگ پریس میں کام کرتا ہوں، ایک مرزائی نوجوان نے پریشان کر دیا ہے... آپ مجھے مرزا قادیانی کی کوئی کتاب دے دیں، جس میں سے اسے کچھ دکھا سکوں... لیکن کتاب یہ مرزا کی ہو اور شائع کردہ بھی ان لوگوں کی ہو، ورنہ وہ کسی کتاب کو ہاتھ لگانے کو تیار نہیں ہے۔

میں نے اس کی بات سنی، دلاسہ دیا اور کہا یہ کوئی طریقہ نہیں، آپ اس سے پوچھ لیں، وہ کیا چاہتا ہے... کون کون سے حوالہ جات اپنی کتابوں میں دیکھنا چاہتا ہے... میں وہ تمام حوالہ جات اسے ان کی کتابوں میں سے دکھانے کی ذمے داری لیتا ہوں... میرے پاس کتابیں نہ ہوئیں تو ملتان سے منگوا لوں گا آپ فکر نہ کریں، وہ میری بات سن کر اور پریشان ہو گئے اور کہنے لگے، سردست تو کوئی کتاب دے ہی دیں۔ میں نے اسے مرزا غلام قادیانی کی اپنی کتاب تذکرۃ الشھادتین طبع قادیان دے دی، اس میں جہاں جہاں نشانات لگے تھے یعنی مرزا کے عجیب وغریب لغو دعوں پر لگے نشانات انہیں دکھا دیے، کشتی نوح بھی دی... اس میں بھی نشانات دکھا دیے، وہ دونوں کتابیں لے کر چلے گئے... تین دن بعد پھر آئے... کہنے لگے... میں نے دونوں کتابیں اسے دے دی تھیں... لیکن اس نے ان کا کوئی اثر نہیں لیا... وہ کہتا ہے... آپ لوگ ثابت کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں... میں نے ان صاحب سے کہا، ہم یہ بات بھی احادیث سے ثابت کر دیں گے... لیکن وہ مانے گا پھر بھی نہیں... اسلئے کہ وہ تو آپ کو ورغلانے کے چکر میں ہے.. بہرحال آپ اسے میرے پاس لے آئیں، میں احادیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر موجودگی ثابت کر دوں گا انشاءاللہ

اس پر انہوں نے کہا، وہ تو آپ کے پاس پہلے ہی آ چکا ہے... میں مسکرا دیا اور ان سے بولا:

'تب پھر میں اسے پہلے ہی آسمان والی حدیث دکھا چکا ہوں... ثابت ہوا، وہ آپ کو صرف ورغلانے کے چکر میں ہے...

آپ نے دیکھا.. سب کچھ جانتے بوجھتے یہ مرزائی نوجوان ہمارے نوجوانوں کو کس طرح پریشان کرتے ہیں..

صاف اور سیدھا سا جواب ان کے لیے یہ ہے... ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے... میرے بعد کوئی نبی نہیں... بس ہمارے لیے یہی بات کافی ہے... تم نہیں مانتے نہ مانو... مرتے وقت تم جان ہی لو گے... ان شاءاللہ۔

باسمہٖ تعالیٰ

مزار رفیع الشان مولانا محمد عبیداللہ حامی

۱۴۲۱ھ

اں محمد، ایں عبیداللہ ہیں! — حامی وہم ناصر دین متیں
سیزدہ صد سال وہم پنجاہ و ہشت — شد تولد ایں عبید نیک بخت
فاضل خیر المدارس، فاضل است — عالم ربانی وہم عاقل است
قاطع بدعات وسیف بے نیام — بہر ہر مردود و باطل شد مدام
حق بجست و حق گرفت و حق بگفت — ہیچ کس دانی؟ چنیں دُرہا بسفت
عالمے گشتہ ز علمش فیض یاب — یک جہاں روشن شدہ زیں ماہتاب
ماہتاب و ماہتاب و ماہتاب — ماہ می نازد بریں عالی جناب
خندہ رو، فرخندہ خو و خوشنما، — خوش ادا و خوش لقا و پُر ضیا
خوش لباس و خوش مزاج و خوش کلام — خوش تر و ہم خوش از و ہر خاص و عام
سیرت و صورت خداداد حسین — عالماں را وصف می باید چنیں
چوں گزید او احمدی اقلیم را — داغ فرقت داد جملہ جیم را
کاش جملہ جیم بودے مدفنش — ماد تورا خوش نمودے مدفنش

ہاتفے گفتہ: کہ اے غمگیں ندیم
بہر معنی، گم شدہ "کاشف عظیم"

۱۴۲۱ھ

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
بمقام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
خان محمد
نفیس الحسینی
سالانہ
ردِّ قادیانیت ردِّ عیسائیت کورس
5 شعبان تا ۲۸ شعبان
۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔
(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
04524/212611
061/514122

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

اسلام زندہ باد — ختم نبوۃ زندہ باد

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

11 12 اکتوبر سنہ 200

۲۳ ۲۴ رجب

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

۱۹ واں سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحیدِ باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہ و اہل بیت
- اتحادِ امت

ردِّ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ: سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس برائے ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز: ملتان—061/514122 چناب نگر—04524/212611